OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Vol.11 Issue 12December 2022

"التبیان فی علوم القرآن" کے اردو تراجم، شروح اور تلخیصات
ایک تجزیاتی مطالعہ

AN ANALYTICAL STUDY OF URDUT RANSLATIONS, COMMENTARIES SUMMARIES OF "AL-TIBYAN FI 'ULUM AL-QURAN"

Shazia Manzoor
Lecturer Lahore College for Women University, Lahore/ Ph.D Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore.

Abstract: It is a comprehensive Arabic book based on Qur'anic information and characteristics, in which the opinions of the early and late imams regarding the sciences of the Qur'an have been reviewed on an essential and somewhat extensive level. Even before this, scholars like Allama Ibn Al-Jawzi, Allama Jalaluddin Suyuti, Imam Badruddin Zarakshi, Allama Muhammad bin Ahmed bin Saeed Ibn Aqilah, etc., have done great works, but those works are a little extensive compared to him and for the Muslims of the present age. It is also very important to be aware of the hidden treasures of science and knowledge in the Holy Quran, for example, what secrets does the Holy Quran reveal about this universe, the birth of the universe, the creation of humanity, the division of atoms, the pairing of everything, the transplanting of trees by air, oxygen, and embryos. What was mentioned in the Qur'an?As well as other sciences and parables, how was the Qur'an collected? Information about famous commentaries and their styles and classes of commentators. It is reading in seven recitations and the introduction of the seven styles of recitations, as well as which recitation is accepted to us, giving

scientific answers to the doubts of the atheistic mindset, etc. All these subjects are covered in the book under consideration. Of course, this book is equally useful for every person from different walks of life. This is the reason why it was necessary to carry it over to Urdu from the Arabic language for the convenience of the students, and layman's knowledge. Many people have continued to make translations and elucidations and summarise them. Therefore, in order to take advantage of these translations it was mandatory to translate and be made palpable for use by students, teachers, and the general public.

Keywords:- Significance of Quranic sciences,principlesof Qur’anic translation and recitation, compilation and the miraculous of the Quran.

تعارف مؤلف

شیخ محمد علی صابونیمعروف اشعری اور صوفی مفسر عالم دین 1930ء میں شام کے شہر حلب میں پیدا ہوئے اور انکی وفات 19ءمارچ 2021ء میں ترکی میں ہوئی۔آپکا خاندان نہایت معزز اور ممتاز علمی خاندان ہے،آپ کے والد حلب کے بڑے علماء میں سے تھے اور آپ نے دینی اور عصری دونوں علوم کو اپنے دامن میں سمیٹا۔[1] آپ جامعۃ الازھر، قاہرہ،اسکے بعد، سات سال تک 1955ء سے 1962ء تک اپنے ملک شام میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔پھر شام کی وزارتِ تعلیم کی طرف سے آپکو سعودی عرب کے لیے اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا گیا تاکہ آپ وہاں جامعہ القریٰ مکہ مکرمہ کے ”کلیۃ الشریعۃ والدراسات الاسلامیۃ“ اور ”کلیۃ التربیۃ“ میں تدریسی فرائض سرانجام دیں۔آپ نے وہاں اٹھائیس سال تک تعلیم دی۔پھر آپ کی علمی سرگرمیاں دیکھتے ہوئے مرکز البحث الاسلامی واحیاء التراث الاسلامی کی بعض کتب پر تحقیقی کام کے لیے آپکو منتخب کیا گیا۔[2] ان کی کتب کی اہمیت کی بناء پر انکے تراجم دیگر زبانوں میں مثلاً انگریزی، فرانسیسی، ترکی اور اب اردو میں کیے گئے ہیں۔آپ کی معروف تصانیف میں سے ”المواريث في الشريعة الإسلامية في ضوء الكتاب والسنة“، ”صفوة التفاسير“، ”روائعالبيان في تفسير آيات الأحكام“ کے نام شامل ہیں۔ان کے علاوہ تفسیر ابن کثیر، تفسیر قرطبیؒ جیسی کئی اہم کتب کی تلخیص بھی کی ہے۔

''التبیان فی علوم القرآن'' کا تعارف

یہ کتاب دراصل محمد علی صابونی کے ان دروس کا مجموعہ ہے جو کہ انہوں نے مکہ مکرمہ کیپونیورسٹی کے ''کلیۃ الشریعۃ والدراسات الاسلامیۃ'' کے طلباء کے لیے دئے تھے۔پھر اسکی اہمیت کے پیشِ نظر مملکت العربیۃ السعودیۃ کے بعد دوسرے خطوں میں نشر کیا گیا جس سے اس کتاب کی اہمیت نمایاں ہوتی ہے۔یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں ائمہ متقدمین و متاخرین دونوں کے علوم سے بیک وقت استفادہ کیا گیا ہے۔

''التبیان فی علوم القرآن ''جو کہ عربی زبان میں ہے اس کی طباعت کل چار دفعہ ہوئی۔ سب سے پہلے یہ 1390ھ/1970ء میں 259صفحات پر مشتمل دارالارشاد للطباعۃ والنشر والتوزیع ،بیروت سے شائع ہوئی۔پھر یہی کتاب مطابع دارالقلم، بیروت۔لبنان سے بھی طبع ہوئی۔اسکی کل نو فصول ہیں جو کہ یہ ہیں۔**الفصل الاول**:علوم القرآن، **الفصل الثانی**: اسباب النزول: **الفصل الثالث** : حکمۃ نزول القرآن الکریم مفرقاً، **الفصل الرابع** : جمع القرآن، **الفصل الخامس**: التفسیر والمفسرون، پھر اسکی ذیلی بحث القسم الاول: التفسیر بالروایہ، **الفصل السادس** :اعجاز القرآن ، **الفصل السابع**: معجزات القرآن العلمیۃ، **الفصل الثامن** :المفسرون من التابعین، (القسم الثانی، التفسیر بالدرایۃ (الرأی)، القسم الثالث ،التفسیر الاشاری وغرائب التفسیر، فی التنبیہ علی أحادیث وضعت فی فضل سور القرآن)اور **الفصل التاسع**: نزول القرآن علیٰ سبعۃ أحرف والقراءات المشھورۃ کے عنوان سے ہے۔

اس کے بعد المکتبۃ الحقانیہ محلہ جنگی پشاور، پاکستان سے طبع دوم کے ساتھ 1401ھ/1981ء میں بھی ایک نسخہ شائع ہوا جس کے مشتملات کی ترتیب میں کچھ ترمیم کی گئی۔اسکی فصول بندی یہ ہے۔**الفصل الاول**:علوم القرآن، **الفصل الثانی**: اسباب النزول، **الفصل الثالث**:حکمۃ نزول القرآن الکریم مفرقاً، **الفصل الرابع**: جمع القرآن، **الفصل الخامس**: التفسیر والمفسرون، القسم الاول: التفسیر بالروایہ، **الفصل السادس**: المفسرون من التابعین، **الفصل السابع**: اعجاز القرآن، **الفصل الثامن**: معجزات القرآن العلمیہ، القسم الثانی: التفسیر بالدرایۃ (الرأی)، القسم الثالث : التفسیر الاشاری وغرائب التفسیر، فی التنبیہ علی أحادیث وضعت فی فضل سور القرآن، **الفصل التاسع**: نزول القرآن علیٰ سبعۃ أحرف والقراءات المشھورۃ کے عناوین سے ہے۔اس کے علاوہ یہی نسخہ بعد میں مکتبہ رشیدیہ، شیش محل روڈ، لاہور سے بھی نشر کیا گیا ہے۔

اس کے بعد دس فصول پر مشتمل ایک تیسرا نسخہ شائع ہوا جس کا مقدمہ رجب 1408ھ میں پیش کیا گیا۔اس میں سابقہ نسخہ پر ایک فصل ''نسخ فی القرآن'' کی بحث کا اضافہ ہوا،اس کے علاوہ ''علم اعجاز القرآن'' اور ''معجزات القرآن العلمیہ'' کی فصول حذف کی گئی ہیں۔مزید یہ کہ اسکی فصول کی ترتیب بندی میں بھی علامہ صابونی کی طرف سے کافی ترمیم کی گئی جو کہ کچھ اسطرح سے ہے۔

الفصل الأول: التعریف بعلوم القرآن ،وبیان فضائل القرآن، وآداب حملتہ وحفظتہ۔**الفصل الثانی** :معرفۃ أسباب النزول، وفوائد معرفۃ الأسباب فی فھم آیات الکتاب، وأمثلۃ ذلک۔**الفصل الثالث**: فی حکمۃ نزول القرآن المجید مفرقاً، واختلافہ عن الکسب السماویۃ السابقۃ المنزلۃ جملۃ۔**الفصل الرابع**: جمع القرآن العظیم فی عصر النبوۃ، وجمعہ فی مصاحف متعددۃ فی زمن أبی بکر ثم فی مصحف واحد زمن عثمان۔**الفصل الخامس**: النسخ فی القرآن الکریم، ومعنی النسخ، والحکمۃ التشریعیۃ من نسخ الأحکام ۔**الفصل السادس**: التفسیر والمفسرون، وانواع التفسیر بالروایۃ والدرایۃ، وشروط المفسر لکتاب اللہ الجلیل۔**الفصل السابع**: فی التفسیر الأشاری، وموقف العلماء منہ، والفرق بین الأشاری والتفسیر الباطنی، وغرائب التفسیر۔**الفصل الثامن**: فی أشھر کتب التفسیر ''بالروایۃ والدرایۃ والأشارۃ'' والتعریف بمزایا کتب التفسیر۔**الفصل التاسع**: بحث حول الترجمۃ القرآن العظیم، ومایحلّ منھا، ومایحرم، وشروط الترجمۃ۔**الفصل العاشر**: نزول القرآن علی سبعۃ أحرف، والقراءات السبع المتواترہ، وأشھر القرّاء من الصحابۃ والتابعین۔

پھر وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ علامہ محمد علی صابونی نے اپنے اگلے دروس میں مزید اضافہ کیا جس سے یہ اب کل 11 فصول پر مشتمل صورت میں منظرِعام پر آئی ۔ یہ عربی متن پھر دوبارہ مؤلفِ کتاب کی ذاتی ترمیم کی بناء پر مکتبۃ البشریٰ، کراچی، پاکستان سے 1431ھ/2010ء میں پہلی بار نشر ہوااوراس کے بعد دوسری دفعہ 1432ھ/2011ء میں جدید طباعت کیساتھ منظر عام پر آیا۔اس کے کل صفحات 236 ہیں۔گویاآج کل یہی طباعتِ چہارم جدید اور حتمی ہے ۔علامہ صابونی نے اس جدید ترتیب وترمیم کے متعلق اپنے مقدمہ میں وضاحت کردی ہے کہ اس میں فصول کی ترتیب میں ترمیم کی گئی ہے۔جیسا کہ اس نسخے میں پہلی اور دوسری طباعت کے برعکس الفصل الحادی عشر کے تحت ''فی التنبیہ علیٰ احادیث وضعت فی فضل سور القرآن'' کی فصل کو الگ کیا گیاہے جوکہ پہلے ضمنی بحث کے طور پر اصل عربی نسخہ کی فصل

"المفسرون من التابعین" کے ساتھ ملحق تھی۔[3] اس کے علاوہ علاماتِ ترقیم میں مناسب تبدیلی، مشکل کلمات کی حاشیہ میں توضیح، کتاب کی احادیث کی تخریج، ہر صفحہ پر رئیسی اور فروعی عنوات کا اضافہ کیا گیا ہے۔[4]

کتاب کے ابتداء میں دو مقدمات کا اضافہ کیا گیا ہے جن میں سے ایک مقدمۃ الطبعۃ الثالثۃ 1408ھ میں اور دوسرا مقدمۃ الطبعۃ الرابعۃ 1430ھ میں پیش کیا گیا۔ اس کے بعد اس کی فصول کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے۔

الفصل الأول: علوم القرآن۔ **الفصل الثانی:** حکمۃ نزول القرآن مفرقاً۔ **الفصل الثالث:** أسباب النزول۔ **الفصل الرابع:** نزول القرآن علیٰ سبعۃ أحرف والقراءات المشہورۃ۔ **الفصل الخامس:** النسخ فی القرآن الکریم وحکمۃ التشریعیۃ۔ **الفصل السادس:** جمع القرآن الکریم۔ **الفصل السابع:** التفسیر والمفسرون کے نام سے ہے جس کے ساتھ مزید یہ تین ابحاث ملحق ہیں۔ القسم الأول، التفسیر بالرِوایۃ "المأثور"، القسم الثانی التفسیر بالدِرایۃِ (بالرّای)، القسم الثالث، التفسیر الاشاری وغرائب التفسیر کے موضوعات سے ہیں۔ **الفصل الثامن:** المفسرون من التابعین۔ **الفصل التاسع:** اعجاز القرآن۔ **الفصل العاشر:** معجزات القرآن العلمیۃ۔ **الفصل الحادی عشر:** فی التنبیہ علی احادیث وضعت فی فصل سور القرآن کے نام سے ہے۔

گویا اس حوالے سے تحقیق کا اسلوب کچھ اس طرح سے اختیار کیا گیا ہے کہ اردو زبان میں اس کتاب کے تراجم و شروح اور تلخیصات کا اسی تاریخی ترتیب کے مطابق "التبیان" کے اصل متن کو مدنظر رکھتے ہوئے جائزہ لیا گیا ہے۔ نیز اگرچہ تحقیق کا یہ اصول ہے کہ اصل عربی نسخے یعنی پہلی طباعت کو بنیاد بنایا جائے لیکن اس اعتبار سے دیکھا جائے تو موصوف نے وقت کے ساتھ ساتھ اس میں ترمیم کی۔ جیسا کہ پہلی طباعت (1970ء) بھی اگرچہ نو فصول پر مبنی تھی لیکن انکی طبع دوم (1981ء) میں ان نو فصول کی ترتیب میں ردوبدل کیا گیا اگرچہ عربی متن کے حوالے سے یہ اصل کے مطابق بغیر کسی بحث کے حذف کیے ایک مکمل نسخہ ہے اور زیادہ تر مترجمین اور شارحین نے اس سے استفادہ کیا ہے۔ اس کے بعد 10 فصول کا نسخہ شائع ہوا۔ اس میں بھی کچھ فصول کو حذف کر دیا گیا اور نئی ترتیب دی گئی۔ بعد ازاں گیارہ فصول والے نسخے کے لیے گیارہ فصول کے تراجم، شروح اور تلخیصات کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

عمومی طور پر ترجمہ لکھنے کی کچھ شرائط ہوتی ہیں جن کا اہتمام بعض تراجم میں موجود ہوتا ہے اور بعض اس ضابطے سے یکساں خالی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ترجمہ کی شرائط میں سے چند یہ ہیں کہ ترجمہ کرنے والا جس لغت میں ترجمہ کرنا چاہتا ہے، اس لغت کا اور دوسری لغت کا ماہر ہو۔ دونوں لغات کے اسالیب سے بھی واقف ہو۔ ترجمہ اس طرح ہو کہ انہیں

اصل کی جگہ رکھنا ممکن ہو۔ ترجمہ نے اصل کے عام معانی اور مقاصد کا احاطہ کر لیا ہو۔ اسی طرح شرح لکھنے کے لیے بھی کچھ اسالیب ہیں مثلاً مؤلف ماہر فن اور تصنیف کا سلیقہ رکھتا ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور جن تصانیف کا خلاصہ مطلوب ہو تو اس کے لیے معلوماتی یا وضاحتی خلاصہ میں سے کسی ایک قسم کو عموماً اختیار کیا جاتا ہے۔

اردو تراجم کا تجزیاتی مطالعہ

1۔التبیان فی علوم القران

تعارف

اسکے مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی ہیں۔ یہ ربیع الاول 1426ھ / مئی 2005ء میں پہلی دفعہ القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر 2- کراچی سے طبع ہوئی۔ یہ کل نو فصول پر مبنی ہے جسکی ترتیب "التبیان فی علوم القرآن" کی طبع دوم (1981ء) کے عربی نسخے کے موافق ہے۔[5]

تجزیہ

- ترجمہ سلیس اور مفہوم کے اعتبار سے اصل عبارت کے قریب ہے جس سے دونوں متعلقہ زبانوں پر فاضل مترجم کی گرفت کا اظہار ہوتا ہے۔ اسکی تائید مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کے بیان سے ہوتی ہے کہ

"یہ ترجمہ رواں، شستہ اور سادہ ہے مگر مفہوم کو خوبی کے ساتھ منتقل کرنے میں کامیاب ہے۔"[6]

پھر تحریر کیا ہے کہ

"چونکہ یہ کتاب درسی ضرورتوں کو مدنظر رکھ کر تحریر کی گئی ہے اس لیے اس مقصد کے لیے یہ کتاب مفید ثابت ہو گی۔"۔[7]

عرض مترجم کے تحت فضائل قرآن بیان کرنے کے بعد اپنے ترجمے کے بارے میں مترجم نے بیان کیا ہے کہ

"ترجمے میں کوشش کی گئی ہے کہ ان کے (علامہ صابونی) محسوسات کو آسان الفاظ میں بیان کیا جائے تاکہ اردو دان احباب کو دقت نہ ہو، نیز کتاب میں درج احادیث کی تخریج بھی کر دی گئی ہے تاکہ طلبہ کو آسانی رہے۔"[8]

جیسا کہ قرآن مجید کے تدریجاً نزول کی بحث میں اصل متن میں ہے کہ

"الی آخر ما هنالک من ألوان في التخفيف عن قلب الرسول ،وتطييب نفسه و فؤاده "۔[9]

''یہ اور اس طرح کے دوسرے ذرائع سے رسول اللہ کی دل جوئی کی گئی۔ آپ کو کامیابی اور شادکامی کی بشارت دی گئی''۔[10]

اب یہاں پر ''شادکامی کی بشارت دی گئی''کا ترجمہ محلِ نظر ہے۔

اسی طرح فصل ''حکمۃ نزول القرآن مفرقاً'' کے ایک اور مقام پر ''التبیان''میں اسطرح سے ہے کہ

"المرحلة الثانية:جاء التنفير المباشر عن طريق المقارنة العملية بين شيئين:شيءفيه نفع مادى ضئيل،وشيءفيه ضرر جسمى وصحى وعقلى جسيم وفيه كذالک زيادة على الأضرار العظيمة مهلكة للانسان عن طريق وقوعه فى الاثم الكبير"۔[11]

مترجم نے اسکی ترجمانی اس طرح سے کی ہے۔

''دوسرے مرحلے میں دونوں چیزوں میں عملی طور پر موجود فرق کو بیان فرما کر ان سے متنفر کیا گیا، یعنی ایک چیز میں حقیر سا مادی نفع ہے اور دوسری چیز میں جسم اور عقل کا نقصان ہے۔ صحت کی تباہی ہے، اس کے علاوہ بطور گناہ انکے ارتکاب میں انسان کا ضرر عظیم اور ہلاکت ہے۔''[12]

دوران ترجمہ مترجم کا ایک اسلوب یہ بھی رہا ہے کہ بعض دفعہ متن میں اضافہ اور بعض دفعہ اس میں چند الفاظ کی کمی بیشی کی گئی ہے۔ جیسا کہ نزولِ قرآن کریم کی بحث میں ترجمہ کرتے ہوئے کچھ الفاظ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ

''فكيف اذا بقلب النبى الرقيق ،هل يستطيع أن يتلقيّجميع القرآن دون أن يتأثر ويضطرب ويشعر بروعة القرآن وجلاله "۔[13]

''کہاں پہاڑ کی سختی اور کہاں نبی کی رقت و نرمی، کیا یہ ممکن تھا کہ آپ بغیر کسی اضطراب اور گھبراہٹ کے مکمل قرآن حاصل کر لیتے۔ اور قرآن کے ہیبت و جلال سے متاثر نہ ہوتے''۔[14]

حروف سبعہ کی بحث میں قرآن کریم کے سات حروف پر نازل ہونے کے دلائل میں روایات پیش کرتے ہوئے ایک جگہ پر ترجمہ کرتے ہوئے ان میں سے بعض اوقات الفاظ کو حذف کیا گیا ہے۔ مثلاً حضرت حذیفہ کی روایت یہ ہے کہ

"وفى لفظ حذيفة :فقلت يا جبريل انى أرسلت الى امه أمية فيهم الرجل والمرأة والغلام والجارية والشيخ الفانى الذى لم يقرأكتاباًقطقال:ان القرآن أنزل على سبعة أحرف۔''[15]

مترجم لکھتے ہیں کہ

''حضرت حذیفہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے جبریل سے کہا کہ اے جبریل! میں امی امت کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں جس میں مرد، عورت، بچے اور نہایت بوڑھے شامل ہیں جنھوں نے کبھی کتاب نہیں پڑھی، جبریل نے کہا کہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے''۔

تو مترجم نے یہاں ''الجاریہ'' لفظ کا ترجمہ نہیں کیا۔[16]

کچھ مقامات پر اصل عربی متن کی عبارت کو حذف کر دیا ہے جیسا کہ قرآن کریم کے متفرق طور پر نازل ہونے کے حوالے سے شراب اور جوا کی حرمت کا حکم سورۃ البقرہ[17] میں ہوا تو اس کی وضاحت میں علامہ صابونی لکھتے ہیں کہ

''الآیة والمراد بالمنافع هنا:المنافع المادیة التی كانوا یستفیدونها من وراءالتجارة والبیع للخمرحیث یربحون منها،كما یربحون من وراء المیسر،وقد جمع القرآن بین الخمر والمیسر فی الآیة الكریمة ،ولا شک أن النفع فی المیسر (مادی) بحت حیث ربح بعض المقامرین فذالک فی الخمر ۔قال القرطبی فی تفسیر ہ عند تفسیر هذه الآیة: قوله تعالیٰ (ومنافع للناس) أمّا فی الخمر فربح التجارة ۔''[18]

اب اس سے متعلق مترجم نے یہ تحریر کیا ہے کہ

''یہاں منافع سے وہ مادی منافع مراد ہے جو تجارت اور شراب فروشی سے حاصل ہوتا تھا''۔اسکی باقی عبارت ''حیث یربحون منها'' سے آخر تک کا ترجمہ حذف کیا گیا ہے۔اس کے بعد امام قرطبیؒ کا قول کا ترجمہ موجود ہے۔[19]

ایک اور مقام پر سبعہ اُحرف کی بحث میں قرآن کریم کے سات حروف پر نازل ہونے کے دلائل کے متعلق دلیل نمبر سات کی حدیث کا ترجمہ محذوف ہے۔اگرچہ باقی دلائل مکمل پیش کیے ہیں۔مترجم نے اسکو حذف کرتے ہوئے ساتویں حدیث کو آٹھویں اور آٹھویں کو نویں دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔[20] وہ حدیث مبارکہ یہ ہے۔

''سابعاً أخرج الامام أحمد بسنده عن أبی قیس مولی عمرو بن العاص عن عمرو أن رجلاً قرأ آیة من القرآن۔فقال له عمرو:انما هی كذا وكذا ،فذكر ذلک للنبی فقال:(ان هذا القرآن أنزل علی سبعة أحرف ،فأی ذلک قرأتم أصبتم فلا تماروا)۔''[21]

- ترجمانی میں اس اصول کو مد نظر رکھنا چاہئے کہ متعلقہ اصل متن کے الفاظ کی ترتیب کم از کم وہی رہے۔اس ضمن میں اگرچہ مترجم کی طرف سے حتی الوسع یہی کوشش کی گئی ہے لیکن بعض دفعہ ترجمہ کے الفاظ میں ردوبدل کیا گیا ہے جیسا کہ ''جمع القرآن الکریم'' کی فصل میں جمع القرآن فی الصدور کا اصل متن یہ ہے۔

"وكان الرسول يزكى فيهم روح العناية بحفظ القرآن ،ويبعث الى المدن والقرى من يعلمهم ويقرئهم۔"[22]

اس کا ترجمہ اس طرح دیا ہے کہ

"رسول اللہ ان کے حفظ قرآن کے باعث ان پر خصوصی لطف و عنایت فرماتے ،انکو مختلف بستیوں ،قبائل اور شہروں میں لوگوں کی تعلیم اور تدریس کے لیے روانہ فرماتے۔" تو یہاں پر "شہروں" لفظ کا اضافہ کیا گیا ہے۔[23]

- تحقیقی اسلوب کے حوالے سے آیات مبارکہ کے حوالہ جات اصل عربی متن میں درج آیات مبارکہ بمع اعراب کیساتھ بھی درج ہیں اور کہیں مترجم نے ان کا صرف ترجمہ پیش کرتے ہوئے انکا حوالہ اور متنِ آیت بعض اوقات درج کیا ہے[24] لیکن بعض مقامات پر جیسے علوم القرآن کی بحث میں اسکا اہتمام نہیں کیا گیا۔[25]
- اگرچہ بعض مترجمین نے متنِ احادیث کے تراجم اور حوالہ جات کا اہتمام کیا ہے لیکن علامہ ابراہیم فیضی نے صرف ان احادیث کا جو "التبیان" میں شامل ہیں، انکے ترجمہ پر اکتفا کیا ہے، حوالہ اور متنِ حدیث نہیں دیا گیا[26]۔ لیکن بعض ایسے مقامات بھی ہیں جہاں علوم القرآن کی وضاحت میں فضائل قرآن کی بحث میں آیا تو احادیث اور دونوں کے متون نامکمل حوالہ جات کے ساتھ درج ہیں۔[27]
- آیات واحادیث اور دیگر ماخذ و مصادر کے حوالہ جات حواشی میں درج ہیں۔ اس ضمن میں "التبیان" میں دئے گئے حواشی کا اہتمام بھی مترجم نے نہیں کیا۔ جیسا کہ اصل نسخے میں "جمع وتدوین قرآن کی بحث میں کتابتِ قرآن کے طریقے کے بارے میں العسب، اللخاف اور الرقاع کی وضاحت[28] حاشیے میں کی گئی ہے لیکن مترجم نے اسکو حذف کیا ہے۔[29] البتہ چند مقامات پر اصل کتاب کے حواشی کا مترجم نے بھی ذکر کیا ہے جیسا کہ "هل يتعدد سبب نزول" کی بحث میں مختلف روایات پیش کرنے کے بعد صحیحین کی رائے کو معتمد قرار دیا گیا اور اس کے لیے "الاتقان" کا حوالہ حواشی میں دیا گیا ہے اور اس کا ذکر مترجم نے بھی کیا ہے۔[30]
- طباعت کے حوالے سے آیات کو "ایات"،[31] اور مشہور قاری ابن عامر جن کا نام عبداللہ الیحصبی ہے تو مترجم نے اسے "الیحصی"، تحریر کیا ہے۔[32] مزید یہ کہ پہلے اور بنیادی عربی نسخے میں تفسیر کی قسمِ دوم یعنی التفسیر بالدرایۃ (الرائی) اور قسم سوم التفسیر الاشاری و غرائب التفسیر کو آٹھویں فصل "المفسرون من التابعین" کے بعد

ملحق کیا گیا ہے۔[33] لیکن مترجم نے ان میں ترمیم کرتے ہوئے ان دونوں کو ''قرآن کریم کے علمی معجزات'' کی فصل کے بعد پیش کیا ہے۔[34]

2۔علوم القرآن

تعارف

یہ کتاب دراصل ''التبیان فی علوم القرآن'' از محمد علی صابونی کے اردو ترجمہ پر مشتمل ہے جو کہ فاضل دار العلوم محمد غوثیہ بھیرہ شریف سے تعلق رکھنے والے صاحب ظفر اقبال کلیار نے مرتب کی ہے۔ زیر استعمال نسخہ جس کے کل صفحات ۳۳۳ ہیں، یہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور سے جون ۲۰۰۶ء میں شائع ہوا۔ مترجم نے اس میں 9 فصول پر مبنی عربی متن جو کہ المکتبۃ الحقانیہ، محلہ جنگی پشاور، پاکستان سے 1981ء میں دوسری بار شائع ہوا اسکی ترتیب کو ملحوظ رکھا ہے۔[35]

تجزیہ

- مترجم نے مفہومی ترجمہ کرتے ہوئے عمدہ انداز میں ''التبیان'' کے الفاظ، مفردات اور جملوں کی ترکیب اور ان کے مابین ربط کا خاص خیال رکھا ہے۔ اس حوالے سے نہایت عام فہم اور موئثر انداز سے ''التبیان'' کا صرف ترجمہ دیا ہے اصل عربی متن کو پیش نہیں کیا گیا اور اہم نکات کی توضیح حاشیے میں مابین القوسین ''مترجم'' لکھ کر کی گئی ہے۔ مثلاً نبی کریم ﷺ کو عطا کردہ قرآنی معجزے کے متعلق حاشیے میں بیان کیا ہے کہ نبی کریمؐ کو اسکے علاوہ دیگر انبیاء کی طرح حسی معجزات سے بھی نوازا گیا[36] اور اعجاز القرآن کی تردید کرنے والے حضرات میں سے بالخصوص اہلِ صَرفہ کے نقطہ نظر کی وضاحت حاشیے میں یوں کی ہے کہ

''بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بالقوہ قرآن کی مثال پیش کی جاسکتی ہے لیکن بالفعل کوئی اس کی مثال پیش نہیں کر سکا۔ اللہ تعالیٰ نے فصحاء و بلغاء کی توجہ اس کے معارضے اور مقابلے کی طرف سے ہمیشہ کے لیے ہٹادی ہے۔ یعنی ان میں یہ طاقت تو ہے کہ قرآن جیسی کتاب تالیف کریں لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا کرنے سے روک دیا ہے۔ اس نظریہ کے حاملین کو اہلِ صرفہ کہا جاتا ہے۔''[37]

اس کے علاوہ عقیدہ تثلیث اور مطالعہ[38]، مقاطع اور فواصل کا مفہوم بھی حاشیے میں دیتے ہوئے یہ وضاحت کی

ہے کہ مطالع مطلع کی جمع ہے جس سے مراد کسی بھی نظم کا پہلا شعر ہوتا ہے اور قرآن کے حوالے سے مطلع سے مراد سورتوں کے فواتح ہیں یعنی وہ کلمات جن سے سورتیں شروع ہوتی ہیں۔ مقاطع مقطع کی جمع ہے اور اس سے مراد آیات یا سورت کے آخری الفاظ ہیں، فواصل کو بھی مقاطع کہا جاتا ہے۔[39]

اسکے بعد یہ کہ حواشی میں درج مترجم کا ذاتی بیان کبھی تو دلائل کے ساتھ اور کبھی بغیر دلائل کے نقل کیا گیا ہے۔ البتہ اس ضمن میں غالب پہلو یہی یہ ہے کہ بغیر دلائل کے اپنا نقطہ نظر واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔مثلاً سینوں میں جمع قرآن کے متعلق بیان کرتے ہوئے حضرت ابو موسیٰ اشعری کی تلاوتِ قرآن کی تعریف میں نبی کریم کا یہ فرمانا کہ تجھے توآلِ داؤد کے مزامیر میں سے مزمار عطا کیا گیا ہے۔ اس بارے میں ''مزمار'' کا مفہوم یہ تحریر کیا ہے کہ

''مزمار بانسری کو کہتے ہیں۔ حدیث میں شاید خوش الحانی کو مزمار کہا گیا ہے یعنی جس طرح حضرت داؤد خوش آواز تھے آپ کو بھی اس لحنِ داؤدی سے حصہ دیا گیا ہے۔ مزامیر کا اطلاق حضرت داؤود کے اشعار پر کیا جاتا ہے۔ نصرانی علماء کے نزدیک یہی مذہبی اشعار ہیں جنکو اہلِ اسلام زبور کا نام دیتے ہیں۔ حضرت داؤود کیانے بجاتے تھے، بعض روایات سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ اور ممکن ہے حدیث میں اسی ساز کی طرف اشارہ ہو جسکو حضرت داؤد بجایا کرتے تھے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے۔وکان لداؤود علیه السلام مئذفة فیغنی بها ویبکی یبکی''[40]۔

اگرچہ ترجمہ کا معیار کا جائزہ لیتے ہوئے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اس ضمن میں سادہ اور عمدہ الفاظ کے چناؤ کے ساتھ معنوی ترجمہ کا اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ تاہم اس حوالے سے مترجم کے بعض پہلو قابل غور ہیں مثلاً آٹھویں فصل میں تفسیر اشاری کو قبول کرنے کی شرائط کے بارے میں تیسری شرط کا ذکر کرتے ہوئے ترجمہ میں ایک جگہ پر اس عربی عبارت سے متعلق تحریر ہے کہ

"أ لا یکون التاویل بعیداً سخیفاً لا یحتمله اللفظ" کتفسیر الباطنیه قوله تعالیٰ {وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ}[41] ای أن الامام علیاً ورث النبی فی علمهٖ۔"[42]

''{وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ} اور جانشین بنے سلیمان داؤد کے'' کی تفسیر کرتے ہوئے باطنی فرقہ کے لوگ کہتے

ہیں کہ اس سے مراد حضرت علیؓ اور نبیؐ کی ذاتِ اقدس ہے۔ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نبی پاکؐ کے جانشین ہیں"۔[43]

تواب یہاں پر "الا یکون التاویل بعیداً سخیفاً لا یحتمله اللفظ" کا مفہوم ادا نہیں کیا گیا ہے۔

اسی طرح آٹھویں فصل "قرآن کے "علمی معجزات میں اسلامی عقیدہ پر بحث کرتے ہوئے

"جاء القرآن بعقیدة سمحه صافیة بیضاء تقیّه فی ذات اللّٰہ تبارک و تعالیٰ و حق رسلهٖ الکرام"[44] کا ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ

"اسلام اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولوں کے بارے میں بڑا کھرا، صاف، واضح اور ہر شک وشبہ سے بالا تر عقیدہ لے کر آیا ہے۔"[45] یہاں "اسلام" کی جگہ "قرآن" کا لفظ استعمال کرنا چاہیے تھا چونکہ اصل عربی متن میں اسلام کی بجائے "قرآن" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

- اس کے علاوہ مترجم اور مؤلف کے اسلوب میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ "التبیان" کے عربی نسخے کی فہرستِ مضامین میں صرف فصول دی گئی ہیں لیکن مترجم نے فصول کے عنوانات کے ساتھ ساتھ ان کے چند چیدہ چیدہ ذیلی عنوانات بھی درج کئے ہیں۔ البتہ دورانِ ترجمہ عربی نسخے کی ترتیب کے مطابق ہر فصل کے مکمل ذیلی عنوانات کا اہتمام کیا ہے۔
- اصل عربی متن میں درج حواشی ترجمہ میں محذوف ہیں۔
- "التبیان فی علوم القرآن" کے برعکس مترجم نے زیادہ تر آیات واحادیث معرب اور بحوالہ متنِ کتاب درج کی ہیں۔ نیز اس دوران احادیث مبارکہ کے حوالہ جات بعض اوقات معرب اور بعض اوقات ان احادیث کے تراجم کے ساتھ مابین القوسین دیے ہیں اور عربی نسخے میں عربی ماخذ کے حوالہ جات حاشیے میں دیئے گئے ہیں جبکہ مترجم نے دورانِ متن کتاب پیش کیے ہیں۔
- پیشِ نظر کتاب کی آٹھویں فصل میں مترجم نے "التبیان" کی غرائب التفسیر کے بعد "شیعہ تفسیرات کا مفہوم" شیعہ تفسیرات اور اس کے نمونے اور سببیہ تفسیرات[46] کے مباحث کو اصل عربی نسخے کے برعکس حذف کر دیا ہے۔[47]

- مترجم نے اصل عربی کتاب کے عنوان میں تبدیلی کرتے ہوئے ''التبیان فی علوم القرآن'' کی بجائے ''علومِ قرآن'' تحریر کیا ہے۔
- کتابت کی طباعت کا معیار قدرے بہتر بنانے کی ضرورت ہے جیسا کہ اس میں بعض مقامات پر مثلاً ''دَاوٗدَ'' کی بجائے ''دَاوٗدَو''، ''لوگوں'' کی بجائے ''لوگو''، ''عبارت'' کو'' عبادت''، ''مورس بکائے'' کو'' مورس بوکائلے'' جیسی چند املاء کی اغلاط موجود ہیں۔[48]

3۔التبیان فی علوم القران

تعارف

مولانا سیف الدین صاحب اس کے مترجم ہیں جو کہ مدرس جامعہ احتشامیہ، کراچی سے ہیں اور اس پر نظر ثانی مولانا محمد عابد صاحب نے کی ہے۔ان کا تعلق فاضل جامعہ دارالعلوم، کراچی سے ہے۔یہ دار الاشاعت، اردو بازار جناح روڈ، کراچی، پاکستان، سے جولائی 2010ء میں شائع ہوئی۔

کل دس فصول پر مبنی اس نسخہ میں پانچویں فصل ''قرآن کریم میں نسخ اور اسکی تشریعی حکمت'' کے عنوان سے ''التبیان'' کی پہلی اور دوسری طباعت پر ایک فصل کا اضافہ پر مشتمل ہے۔البتہ اس کی بقیہ ترتیب ''التبیان فی علوم القرآن'' کے المکتبۃ الحقانیہ، محلہ جنگی پشاور، پاکستان سے 1981ء میں شائع کردہ دوسری طباعت کے مطابق ہے۔لہٰذا اسی کو بنیاد بناتے ہوئے ترجمہ کا جائزہ لیا گیا ہے۔

تجزیہ

- کتاب میں کالمی انداز اختیار کرتے ہوئے دائیں طرف عربی متن اور بائیں طرف ترجمہ پیش کرنا اسکی نمایاں خصوصیت ہے جو کہ قاری کے لیے سہولت کا باعث ہے۔
- ترجمہ بامحاورہ، سلیس اور اصل متن کے قریب تر معنیٰ دینے والا ہے۔اس کے علاوہ اس میں دیگر تراجم کی طرح مفہومی ترجمہ کا انداز اختیار نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس میں متن اکثر و بیشتر مقامات پر محذوف ہے ماسوائے چند مقامات کے۔مثلاً الفصل الثامن کے آخر میں تفسیر کی تیسری قسم جو کہ ''التفسیر الاشاری وغرائب التفسیر'' پر مبنی ہے۔اس میں ''نماذج عن تفسیر الشیعۃ، من تفسیرات الشیعۃ(الاثنیٰ عشریۃ)'' اور ''من تفسیرات السبئیۃ'' کی

ابحاث اصل عربی متن [49] میں موجود ہیں لیکن مترجم نے انکو حذف کر دیا ہے [50]۔ مترجم نے اس سے اگلی بحث تفسیرات باطنیہ کو پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ ترجمہ میں کہیں شاذ و نادر مقامات پر اصل متن کے معیار کو برقرار نہیں رکھا گیا جیسا کہ ایک جگہ پر باطنیوں کی تفسیر کے نمونے پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''وانهم یخفون هذا في نفوسهم وینفثون به بین کل حین وآخر''۔ [51]

''اور وہ انکو اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں اور کبھی کبھی اسکا تھوک پھینک دیتے ہیں''۔ [52]

اب یہاں پر ''کبھی کبھی اسکا تھوک پھینک دیتے ہیں'' کی بجائے یوں ترجمہ مناسب تھا کہ ''وہ ہر وقت اسکو پھونکتے رہتے ہیں''۔

- آیات مبارکہ کے متون کی بجائے انکے صرف تراجم دئے گئے ہیں اور انکے حوالہ جات کے اعتبار سے اگرچہ اصل عربی نسخہ میں حوالہ جات درج نہیں لیکن مترجم نے انکا اہتمام کیا ہے [53]۔
- فصول کی ترتیب میں ''نسخ فی القرآن'' کی بحث کے اضافہ کی وجہ سے پہلے عربی نسخہ کے برعکس یہ ترجمہ بھی تقدیم و تاخیر کا شکار ہوا۔ اس کے علاوہ اس میں بھی مترجم نے تفسیر کی دو اقسام تفسیر بالدرایۃ اور تفسیر الاشاری و غرائب التفسیر اور قرآن کی سورتوں کے فضائل پر جو حدیثیں گھڑی گئی ہیں ان پر تنبیہ کی بحث کو ''''التبیان'' کے برعکس ''المفسرین من التابعین'' کی فصل کے ساتھ ملحق کرنے کی بجائے [54] ''قرآن کریم کے علمی معجزات'' کے بعد ملحق کیا گیا ہے۔ [55]
- فہرست میں قاری کی سہولت کے لیے فصول بندی کے ساتھ ساتھ متعلقہ ذیلی سرخیوں کا بھی اہتمام کرنا کتاب کی خصوصیات میں سے ہے۔
- ترجمہ میں درج ''التبیان'' کے متن کے حوالے سے مترجم نسخے کی پروف خوانی سے متعلق کچھ کوتاہی کی گئی ہے۔ جیسا کہ ''متسعاً'' کی بجائے ''منتسعاً''، القراءات کی بجائے ''القراءۃ''، ''وھذا الوعد'' کو ''و ھٰذہ الوعد''، پھر ''ظل الاعتقاد'' کو ''ظلل الاعتقاد''، ''ضلال'' کو ''ضلالذ''، ''متعمداً'' کو ''متعذمداً'' ''التبدیل کو التبذیل''، ''المفردات'' کو ''المفذردات''، لکھا گیا ہے۔ [56]

4۔علوم قرآن کا بیان

تعارف

مفتی محمد صدیق ہزاروی کا یہ ترجمہ 299 صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ مکتبہ اعلیٰ حضرت داتا دربار مارکیٹ، لاہور سے 1435ھ/جون 2016ء میں نشر ہوا۔ اسکی کل نو فصول ہیں۔ انہوں نے بھی ترتیب بندی کے حوالے سے "التبیان" کی طبع دوم کو بنیاد بنایا ہے۔[57] ترجمہ کا مکمل ہونا اور اسکی فصول میں جزوی اور کلی طور پر آخر میں امتحانی مشق کے لیے سوالات کا پیش کرنا اس ترجمے کی انفرادی خصوصیات اور قارئین کے لیے افادیت کا باعث ہے۔

تجزیہ

- یہ ترجمہ بامحاورہ، رواں اور مکمل ہے اور اس میں "التبیان" کے عربی متن کی بجائے صرف ترجمہ پیش کرنے پر اکتفاء کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں بعض مشکل الفاظ کے معانی الگ سے آخر میں کتاب کی فہرست میں پیش کیے ہیں جو کہ اس کتاب کی نمایاں خصوصیت ہے۔
- مترجم نے ہر فصل کے آخر میں ذاتی اضافہ کرتے ہوئے سوالات بالخصوص درس نظامی کے طلبہ کی امتحانی مشق کے لیے درج کیے ہیں جو کہ نہایت عمدہ اور اس ترجمے کا منفرد اسلوب ہے۔ مثلاً علوم قرآن سے متعلق چند سوالات[58] اور اس کے علاوہ بعض طویل فصول میں جزوی طور پر بحث کے دوران میں بھی سوالات دئے گئے ہیں۔ جیسا کہ فصل "اعجاز القرآن" میں ائمہ کرام کی آراء کا جائزہ پیش کرتے ہوئے یہ سوالات دئے ہیں۔

قرآن پاک معجزہ (دائمی معجزہ) ہے اس کی وضاحت کریں؟ اعجاز قرآن کا معنیٰ بتائیں؟ تحقیقِ معجزہ کے لیے تین امور ضروری ہیں انکی وضاحت کیجیئے؟ چیلنج کے سلسلے میں اسلوب قرآن کیا ہے؟ نیز چیلنج کی دو قسموں کی وضاحت کیجیئے؟ معجزے کی پانچ شرائط ہیں۔ اس سلسلے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ اعجازِ قرآن کن کن امور میں ہے؟ اہلِ صرفہ کون لوگ ہیں اور انکا مسلک کیا ہے؟ اعجاز کے سلسلے میں علماء کی آراء پر ایک نوٹ لکھیں؟[59] اس کے بعد اسی فصل کی تفصیل پیش کرتے ہوئے وجوہِ اعجاز قرآن کے بعد سے لیکر فصل کے آخر تک دوبارہ دیگر سوالات بھی درج کیئے گئے ہیں۔[60]

پھر آٹھویں فصل "قرآن پاک کے علمی معجزات" میں بھی قرآن کریم کے علوم و معارف بیان کرتے ہوئے اس کے متعلق پہلے یہ سوالات دئے ہیں۔

1۔ قرآن پاک کے علمی معجزات سے کیا مراد ہے ؟اور مصنف نے اس سلسلے میں کن کن امور کا ذکر کیا ہے ؟2۔ جنین کے حوالے سے سائنس کیا کہتی ہے اور قرآن پاک نے کیا بتایا ہے؟3۔ معجزاتِ قرآن میں سے ایک ایفائے عہد ہے اس کی دو قسموں کی وضاحت کیجیے ؟4۔اسلامی عقیدہ، یہودیت اور عیسائیت کے حوالے سے مصنف نے کیا بیان کیا ہے ؟5۔دلوں میں تاثیرِ قرآن پر کتاب کی روشنی میں ایک مختصر مضمون تحریر کریں؟6۔قرآن پاک تناقض سے پاک ہے اس سلسلے میں مصنف نے کیا کہا ہے وضاحت لکھیں؟[61]

اس کے بعد قائلین صَرفہ کے شبہے کا رد کرنے سے لیکر آخر تک کی بحث سے متعلق دوبارہ بقیہ سوالات پیش کیے گئے ہیں۔[62]

- اس کے علاوہ مترجم اپنا ذاتی بیان حواشی میں درج کرتے ہیں۔[63] بعض اوقات اپنی رائے کی تائید کے لیے دلائلِ نقلیہ اور دلائل عقلیہ کو بنیادی اور ثانوی ماخذ سے استفادہ کرتے ہوئے پیش کرتے ہیں جو کہ تحقیقی اسلوب کے اعتبار سے ایک عمدہ پہلو ہے ۔مثلاً علومقرآن کی پہلی فصل میں مقصد نزولِ قرآن کی بحث میں "مصحف" کا مفہوم اس طرح پیش کیا ہے کہ

"مصاحف، مصحف کی جمع ہے اور مصحف (میم پر تین حرکات جائز ہیں) مجلد کتاب کو کہتے ہیں۔12 (ہزاروی)"۔[64]

پھر کیا سببِ نزول متعدد ہو سکتے ہیں؟اس پر بحث کرتے ہوئے حضرت ابراہیم کے والد کے نام کا تعارف حاشیے میں اس طرح سے پیش کیا ہے کہ

"آذر آپ کا چچا تھا آپ کے والد کا نام تارخ تھا۔البدائیہ والنھایہ میں ہے ابراهیم خلیل الرحمٰن هو ابراهیم من تاریخ ۔ولما کان عمر تاریخ خمسوسبعین سنة ولیلة ابراهیم البدایه والنہایه جلد اول ص13۔140۔"[65]

اسی طرح اسی سے آگے کیا سبب نزول متعدد ہو سکتے ہیں؟اس میں شریعت میں کچھ اصول مرتب کیے گئے ہیں جیسے ایک اصول یہ ہے کہ اگر اس واقعہ یا آیت سے متعلق صحیح روایات میں موافقت ممکن نہ ہو تو اسے نزول کے تعدد و تکرر پر محمول

کیا جائے گا۔ اس لئے کہ دونوں کے درمیان بعید مدت ہے۔ مثلاً مندرجہ ذیل آیت مبارکہ کے بارے میں تین روایات نقل ہوئی ہیں۔

"مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ "۔[66]

''نبی کو اور دوسرے مسلمانوں کو یہ جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا کریں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں اس بات کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں۔''

جن میں سے ایک صحیحین میں درج نبی کریم کا اپنے چچا ابو طالب کے لیے مغفرت کی دعا طلب کرنے کی روایت ہے جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ تو دوسری طرف امام ترمذی نے حضرت علی سے جو روایت کی ہے کہ ایک شخص اپنے مشرک والدین کے لئے مغفرت کی دعا طلب کر رہا تھا تو دلیل میں اس نے حضرت ابراہیم کی اپنے مشرک والدین کے لیے دعا طلب کرنے کا ذکر کیا اس بات کا تذکرہ جب نبی کریم کے سامنے کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اس کے بعد ایک تیسری روایت کا ذکر ملتا ہے کہ آپ نے اپنی والدہ کی بخشش کے لیے انکی قبر پر دعا کے لیے اجازت طلب کی لیکن آپ کو اجازت نہ دی گئی اور اس پر اس آیت مبارکہ کا نزول ہوا۔[67] علامہ سیوطی نے بھی یہی بیان کیا ہے کہ ان احادیث کے درمیان تعددِ نزول کیساتھ موافقت پیدا کی جائے گی۔[68]

اب اس کی تیسری روایت کی وضاحت حاشیے میں مترجم نے بنیادی ماخذ سے استفادہ کرتے ہوئے اس طرح کی ہے کہ

''حضور کے والدین مومن تھے دعا سے اس لیے روکا گیا کہ استغفار مواخذہ کی فرع ہے اور جسے دعوت نہ پہنچی اس کا مؤاخذہ نہیں۔ لہذا استغفار کی حاجت نہیں۔ (الفتح الربانی مسند احمد بن حنبل۔ جامع ترمذی ج 8 ص 159)۔ پھر مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ تفسیر قرطبیؒ میں ہے کہ آیت کریمہ ابو طالب کے لیے استغفار کے حوالے سے نازل ہوئی۔ (تفسیر قرطبیؒ جلد 7 ص 30-31)۔[69]

اسی طرح ثانوی ماخذ کے حوالے سے یہ مثال ہے کہ ''کابوس'' کا مفہوم بیان کرنے کے لیے مترجم نے ''المنجد'' کا حوالہ دیا ہے۔ اس بارے میں لکھا ہے کہ

"(قابوس ایک قسم کی بیماری جس میں انسان نیند کی حالت میں ایسا محسوس کرتا ہے کہ کوئی چیز اسکا گلا گھونٹ رہی ہے۔(المنجد 800)(12ہزاروی)"۔[70]

- دیگر تراجم کے برعکسعنوان کو تبدیل کرتے ہوئے خود سے نیا عنوان "علوم قرآن کا بیان" دینے سے بھی اس مو ضوع کی مزید اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔
- اس ترجمے میں بھی تحقیقی معیار کو مکمل طور پر اختیار نہیں کیا گیا۔جیسا کہ آیات مبارکہ اور احادیث مبارکہ کے حوالہ جات میں کبھی صرف حدیث کی کتاب کا نام[71]،اور کبھی ساتھ جلد اور صفحہ بھی درج کیا ہے۔اسی طرح دیگر ماخذ میں بھی بعض اوقات صرف کتاب کا نام مثلاً"مناھل العرفان" یا "طبرانی "لکھنے پر اکتفاء کیا ہے۔؟[72]پھر "مناھل العرفان" کا صفحہ دیا ہے جلد نہیں دی گئی۔[73]علاوہ ازیں اصل عربی متن میں شامل آیات مبارکہ جو کہ نامکمل صورت میں ہوتی ہیں تو مترجم نسخے میں انکو مکمل متنِ آیت اور ترجمہ کیساتھ پیش کیا ہے۔[74]
- طباعت کا معیار نسبتاً عمدہ ہے البتہ کہیں کہیں "للزرکلی" کی بجائے صرف "للزرکل"، "منھج"، کو "مھج"، "طبقات"، کو "طبقاب"، بلیغ کو بلیگ جیسی تغلیط پائی گئی ہے۔[75]

5۔التبیان فی علوم القران

تعارف

زیرِ نظر کتاب دراصلِ "التبیان فی علوم القران" کا اردو ترجمہ ہے جو کہ مولانا محمد سجاد نے تحریر کیا ہے۔11 فصول پر مبنی یہ نسخہ مکتبہ رحمانیہ اقرا ٔسنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور سے شائع ہوا جسکے کل صفحات 380 ہیں۔اسکا سنِ اشاعت نامعلوم ہے۔"التبیان" کا یہ ترجمہ دراصل مکتبۃ البشریٰ[76] سے شائع کردہ 236 صفحات پر مشتمل طبع چہارم اور جدید طباعت کے موافق ہے۔

تجزیہ

- مترجم کا اسلوبِ تحریر یہ ہے کہ پہلے ایک پیراگراف کی صورت میں عربی متن، پھر اسکا ترجمہ اور آخر میں "حل اللغات" کے تحت مشکل الفاظ کے معنیٰ پیش کیے ہیں۔اس دوران بعض اوقات ان مفردات کی لغوی اور نحوی

تشریح مثلاً ابواب ثُلاثی مجرد یا ابواب ثلاثی مزید فیہ کا تذکرہ، اسم الفاعل و غیرہ کا ہونا[77]، تذکیر و تانیث، واحد و جمع و غیرہ ہونے سے متعلق ذکر کیا جاتا ہے۔

- کتاب کا ترجمہ اصل عربی نسخے میں درج علامہ صابونی کے ماسوائے دو مقدمات، مقدمۃ الطبعۃ الثالثۃ اور مقدمۃ الطبعۃ الرابعۃ کے ایک مکمل ترجمہ ہے جس میں بامحاورہ ترجمہ کرنے کی بجائے محض ترجمانی کی کوشش کی گئی ہے۔
- "التبیان" کے عربی متن کے برعکس کتاب ھٰذا میں درج عربی متن پر اعراب لگانا اس کتاب کی ایک منفرد خصوصیت ہے اور قارئین کے لیے سہولت کا باعث ہے۔
- یہاں یہ تشنگی دور کرنے کی ضرورت ہے کہ فہرست مضامین میں اگرچہ 10 فصول کا ذکر ہے لیکن یہ ترجمہ مکمل طور پر 11 فصول پر ہی مبنی ہے۔[78]
- حوالہ جات کا معیارِ تحقیق یکساں نہیں ہے۔ جیسا کہ آیات مبارکہ کے حوالے سے غالب پہلو یہ ہے کہ مترجم نے دورانِ متن "التبیان" میں درج آیات مبارکہ کے حوالہ جات تو دئے ہیں لیکن احادیث مبارکہ کے لیے زیادہ تر ان احادیث کے اصل عربی متن کے مطابق حوالہ جات درج نہیں کئے مثلاً بعض دفعہ انہیں حذف،[79] کہیں نامکمل[80] اور کہیں پر "التبیان" کے مطابق حوالہ جات دئے ہیں۔[81]

اسی طرح اصل کتاب میں درج آیات مبارکہ کے کہیں انکے متون اور تراجم دونوں اور کہیں صرف متونِ آیات اور بعض دفعہ صرف متعلقہ آیات کا ترجمہ ہی دیا ہے۔[82]

- پھر ائمہ کرام کے اقوال سے استدلال کرتے ہوئے اصل عربی متن کے حوالہ جات کے لیے مترجم نے یکساں اسلوب اختیار نہیں کیا۔ کبھی "التبیان" کے مطابق اور کبھی اس کے بغیر انکے اقوال درج کئے ہیں۔ اسی طرح کہیں اصل کے برعکس ان ائمہ کرام کی آراء نامکمل حوالہ جات کے ساتھ بھی درج ہیں۔[83] مترجم نے علامہ صابونی کی "حواشی" میں توضیح اور حوالہ جات کو کہیں کہیں نظرانداز کیا ہے۔[84]
- ترجمہ کرتے ہوئے عموماً ضمائر کا خیال نہیں رکھا جاتا لیکن مولانا محمد سجاد نے اکثر و بیشتر مقامات پر اصل متن میں پائے گئے ضمائر کو مدنظر رکھا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انکو ان دونوں زبانوں اور انکے اسالیب سے

واقفیت ہے۔ جیسا کہ گیارھویں فصل ''فی التنبیہ علی أحادیث وضعت فی فضل سور القرآن'' کے ایک مقام پر اصل عربی عبارت کا ترجمہ اس طرح کیا ہے۔

" ذلک؛ لأنّ اللہ تعبّدنا بألفاظ القرآن ،ولم یتعبدنا بغیر ہ من الکلام۔"[85]

''اس لیے کہ اللہ نے ہمیں قرآن کے الفاظ کا پابند بنایا ہے کسی دوسرے کلام کا ہمیں پابند نہیں بنایا۔''[86]

- دوران ترجمہ کہیں کہیں کچھ الفاظ اور سرخیاں محذوفھیں جیسا کہ ''اعجاز القرآن'' کی بحث میں وجوہ اعجاز میں ''الأسلوب البدیع''[87]، ''الأسلوب العجیب''[88]،اور ''الأیجاز الرائع''[89]سرخیوں کو مترجم نے حذف کیا ہے۔البتہ اس کے بعد والی مکمل دی گئی ہیں۔اس کے علاوہ ترجمہ کرتے ہوئے کہیں تو بعض الفاظ میں تقدیم وتاخیر کی گئی ہے اور کہیں عربی متن کے بعض الفاظ کا ترجمہ ہی نہیں کیا گیا۔مثلاً پہلی فصل میں '' متیٰ ابتداء نزول القرآن'' کے آغاز میں تحریر کیا ہے کہ

" کان بدءُ نزول القرآن الکریمفی السابع عشر من رمضان لأربعین سنةً "[90]

اس کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے کہ ''رسول اللہ کی زندگی کے چالیس سال گزرنے پر قرآن کریم کے نزول کی ابتداء ہوئی۔''[91] اب اس میں ''فی السابع عشر من رمضان کا ترجمہ ''نہیں کیا گیا۔

اسی طرح حکمت نزول قرآن کے بارے میں ہے کہ

''فمن الحکمة نسخه وتبدیله بحکم یوافق الوقت الآخر''۔[92]

''تو حکمت کا تقاضا ہے کہ وہ ایسے حکم کے ساتھ تبدیل یا منسوخ ہو جائے جو اس وقت کے موافق ہو۔''[93]

تو اب یہاں پر تبدیل کو منسوخ کے بعد ہونا چاہئے تھا۔

بعض اوقات اصل عربی متن کے الفاظ ویسے ہی بغیر ترجمہ کئے درج کر دئے ہیں انکا ترجمہ اگر کر دیا جاتا تو زیادہ مناسب تھا۔ مثلاً گیارھویں فصل میں ''کیا قرآن میں غیر عربی الفاظ موجود ہیں؟'' تو اس میں اختلافات پیش کرنے کے بعد ترجیح کی بحث میں ایک جگہ ''الحجج الدامغةالقویة ''[94]کو مترجم نے ''حجج دامغة قویة''ہی تحریر کر دیا ہے۔[95]

مصحف صدیقی کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے چوتھی خصوصیت کے نکتے کا اصل عربی متن تبدیل ہے۔اصل عربی نسخے میں ہے کہ

" شمول المصحف للقراءات یلہجون بالثنا ء العاطر علی ابی بکر الصدیق حیث حفظ ا لقرآن الکریم من الضیاع ،وذلک بتوفیق من اللہ عزوجل ،ومدد من عندہ۔"[96]

اب اسکو مترجم نے یوں پیش کیا ہے۔

''شمول المصحف للقراءا ت السبع التی نقلت بالنقل الثابت الصحیح۔''[97]اسی طرح اسی سے آگے'' وھٰذہ المزایا جعلت الصحابۃ'' کے الفاظ بھی اصل متن پر زائد ہیں۔[98]

پھر اصل عربی نسخے میں پہلی فصل ''علوم القرآن'' کی آخری بحث جو کہ قتال، شراب اور کھانے کے بارے میں نازل ہونے والا ابتدائی حکم سے متعلق ہے اس کے تیسرے نکتے کے تحت عربی نسخے میں ایک جگہ عبارت کا فرق پایا گیا ہے۔علامہ صابونی یوں رقمطراز ہیں کہ

''التی نزلت بھا أحکام القرآن ،وھی مما ینبغی وھٰذہ أوائل مخصوصۃ ببعض الأحکام التشریعیۃ معرفتہ:لیقف الأنسان علیٰ سرّ التشریع الأسلامی الدقیق۔''[99]

مترجم نے اس بارے میں اس طرح متن دیا ہے کہ

''وھٰذہ أوائل مخصوصۃ ببعض الأحکام التشریعیۃالتی نزلت بھا أحکام القرآن ،وھی مما ینبغی معرفتہ لیقف الأنسان علی سر التشریع الأسلامی الدقیق۔[100]

- طباعت کے حوالے سے کچھ پہلو قابل توضیح ہیں مثلاً'' بالحدیث '' کی جگہ ''الحدیث ''،''الحفاۃ'' کو ''الخفاۃ''، '' المناخ'' کی جگہ '' المفتاح''شفاء کو ''شقاء ''، ''نقلاً'' کو ''تقبلاً'' لکھا ہے۔اس کے علاوہ ''تنسخ'' کی بجائے ''منسخ''، ''کالخمر ''کو الخمر، ''ناقی کو'' ناقی، ''یستدبر'' کی بجائے ''یستدیر'' تحریر کیا گیا ہے۔[101]اسی طرح اعراب کے اعتبار سے متن میں بعض مقامات پر فتح کی جگہ کسرا اور کسر کی جگہ فتح لکھا ہے۔[102]۔اس کے بعد اکثر مقامات پر اصل متن کے لفظ ''اِنَّ'' کو ''اَنَّ''اور'' اَنَّ'' کو ''اِنَّ'' تحریر کیا ہے۔[103]

6۔التبیان فی علوم القرآن

یہ کتاب ''التبیان فی علوم القرآن'' از استاد محمد علی صابونی کے اردو ترجمہ پر مشتمل ہے جو کہ اختر فتح پوری کی نہایت عمدہ کاوش ہے۔316 صفحات پر مبنی یہ نسخہ مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور سے شائع ہوا۔ سنِ اشاعت نامعلوم ہے اور اسکی نظر ثانی ابنِ سرور محمد اویس نے کی ہے۔

تجزیہ

- مترجم نے اس میں 9 فصول پر مبنی ''التبیان'' کے المکتبۃ الحقانیہ، محلہ جنگی پشاور، پاکستان سے 1981ء میں دوسری بار شائع کردہ نسخہ کی ترتیب کو ملحوظ رکھا ہے۔ جیسا کہ اس میں 9 فصول ہیں اور 1970ء کے شائع کردہ پہلے عربی نسخہ کے برعکس اس میں ''معجزات القرآن العلمیۃ'' کے ساتھ تفاسیر کی بقیہ دو اقسام ''التفسیر بالدرایۃ اور التفسیر الاشاری وغرائب التفسیر'' اور ''فی التنبیہ علی احادیث وضعت فی فضل سور القرآن'' کو ملحق کیا گیا ہے جبکہ ''التبیان'' میں یہ ابحاث الفصل الثامن ''المفسرین من التابعین'' کے آخر میں درج ہیں۔[104]
- مترجم اختر فتح پوری نے کالمی صورت اختیار کرتے ہوئے دائیں کالم میں ''التبیان فی علوم القرآن'' کا عربی متن اور بائیں کالم میں اس کا ترجمہ دیا ہے جو کہ اس کتاب کی اہم خصوصیت ہے اور اسکی بدولت عربی متن اور ترجمہ دونوں بیک وقت قاری کی سہولت کا باعث بن سکتے ہیں۔
- تحقیقی پہلو سے احادیث مبارکہ اور دیگر بنیادی ماخذ و مصادر کے نامکمل حوالہ جات اصل عربی نسخے کے موافق حاشیے میں دیئے گئے ہیں۔
- جہاں تک ترجمہ کے معیار کا تعلق ہے تو مترجم نے اصل عربی متن کے الفاظ اور معنی دونوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے بامحاورہ اور سلیس ترجمہ کیا ہے۔ دورانِ بحث اصل عربی متن کے الفاظ، مفردات، جملوں اور ترکیب میں اسطرح باہمی ربط پایا جاتا ہے کہ اصل کتاب کا معنی ومفہوم واضح ہو جاتا ہے۔ گویا کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ مترجم کو اردو اور عربی دونوں زبانوں کے خصائص اور اسالیب پر عبور حاصل ہے۔ اس کے علاوہ ترجمہ کرتے ہوئے علم الصرف کے پہلو سے یہ ترجمہ ''التبیان'' کے معانی و مقاصد کو احسن اور کامل طریقے سے پورا کرتا ہے لیکن چند شاذ و نادر مقامات پر اصل عربی متن سے موافقت کے باوجود کچھ پہلو تشنہ رہ گئے ہیں۔ مثلاً آٹھویں فصل ''قرآن میں علمی معجزات'' پر بحث کرتے ہوئے ایٹم کی تقسیم کے متعلق آیتِ قرآنیہ سے استدلال کرتے ہوئے

اصل عربی متن کے الفاظ کو پوری طرح پیشِ نظر نہیں رکھا گیا۔ اس حوالے سے ''وفی قولهٖ (ولا فی السماء) بیان بأن خواص الذرات فی الأرض هی نفس خواص الذرات الموجودة فی الشمس والنجوم والكواكب''[105] کا ترجمہ کرتے ہوئے ''کواکب'' کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔ مترجم نے اس بارے یوں بیان کیا ہے کہ:

''اور ولا فی السماء میں یہ بیان ہے کہ زمین میں پائے جانے والے ایٹموں کے خواص وہی خواص ہیں جو آفتاب اور ستاروں میں موجود ہیں''۔[106]

- جہاں تک مترجم اور مؤلف کے اسلوب میں فرق کی بات ہے تو مترجم نے زیادہ تر غیر معرب آیات بحوالہ دی ہیں جبکہ اصل عربی نسخہ میں آیات معرب اور بحوالہ درج ہیں۔ نیز فصول بندی کی فہرست میں ذاتی طور پر عناوین کا اضافہ کیا گیا ہے۔
- کتابِ ھٰذا کی آٹھویں فصل ''معجزات القرآن العلمیہ'' میں غرائب التفسیر کے تذکرہ کے بعد ''تفسیر شیعہ کے نمونے'' اور ''من تفسیرات الشیعۃ (الاثنیٰ عشریۃ)'' اور ''تفسیرات السبئیۃ'' کی بحث کو حذف کر دیا ہے[107] جبکہ عربی نسخہ میں یہ دونوں مباحث موجود ہیں۔[108]

اردو شروح کا تجزیاتی مطالعہ

1۔ نسیم البیان

تعارف

یہ ضخیم کتاب ''التبیان فی علوم القرآن'' از استاد محمد علی صابونی کی اردو شرح ہے جو کہ فاضل جامعہ قاسم العلوم ملتان، محمد آصف نسیم جھنگ شہری کی تحریر کردہ ہے۔ 672 صفحات پر مبنی یہ ضخیم کتاب 2005ء میں المیزان ناشران وتاجرانِ کتب، الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور سے نشر کی گئی۔ 10 فصول پر مشتمل اس کتاب میں شارح نے ''التبیان فی علوم القرآن'' کے اصل عربی نسخہ جو کہ پہلی بار 1970ء میں شائع ہوا اس پر ایک فصل ''قرآن کریم میں نسخ اور اس کی تشریعی حکمت'' کا اضافہ کیا ہے۔ ہے۔ راقمہ نے اسی ابتدائی عربی نسخے[109] کو بنیاد بناتے ہوئے شرح کی ترمیم وترکیب کا جائزہ پیش

کیا ہے۔

تجزیہ

- یہ شرح اس لحاظ سے بہت عمدہ ہے کہ اس میں متعدد دیگر ارباب علم ودانش کی نگارشات کو توضیح وتشریح کے عنوان کے ساتھ شامل کرکے کتاب کی افادیت کو دوچند کیا گیا ہے۔ اس کی اہمیت کی بدولت اس کو دینی مدارس کے طلبہ اور اساتذہ کے ساتھ ساتھ کالجوں اور یونیورسٹی کے اساتذہ، طلبہ بلکہ عام پڑھے لکھے دوستوں کیلئے بھی خاص افادیت حاصل ہے۔
- اگرچہ اس کی دس فصولیں لیکن "نسخ فی القرآن" کی بحث کے علاوہ باقی نو فصول کے مشتملات ومندرجات کی داخلی ترتیب "التبیان" کی طبع دوم "(1981ء) میں شائع کردہ عربی نسخے کے مطابق ہے۔[110] نیز آخر میں دورانِ شرح استعمال ہونے والے چند "مصادر وماخذ" کی فہرست بالترتیب حروفِ تہجی کا اہتمام شارح کا اصل متن پر ذاتی اضافہ ہے۔
- جہاں تک اس شرح کے اسلوب ومنہج کا تعلق ہے تو فصول کی طویل ترین فہرستِ مضامینمع ذیلی سرخیاں درج ہے۔ شارح ترجمہ اور شرح کو نہایت سادہ اور عام فہم انداز میں پیش کرتے ہوئے پہلے الاستاذ الصابونی کی عبارت نقل کرنے کے بعد "لغات" کے عنوان سے المفردات اللغویہ کے تحت عربی الفاظ کے معنی ومفہوم بیان کرتے ہیں۔ پھر "التبیان" کا ترجمہ اور اس کے بعد "توضیح" کے عنوان سے ذیلی سرخیوں کے ساتھ متعلقہ موضوع کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے۔ اس دوران زیادہ تر حوالہ جات شرح کے دوران اور بعض اوقات حاشیے میں تحریر کئے ہیں۔
- شارح نے بیانیہ اسلوب اختیار کرتے ہوئے دلائلِ نقلیہ وعقلیہ کے تحت مباحثِ علومِ قرآن کا تفصیلی تعارف پیش کیا ہے۔ نیز اس ضمن میں کہیں کہیں اہم نکات اور اپنے ذاتی موقف کی وضاحت حواشی میں یا دورانِ شرح ما بین القوسین "نسیم" لکھ کر کی ہے۔ مثلاً ساتویں فصل "مفسرین تابعین کے بیان میں" مشہور تابعی حضرت سعید بن جبیرؒ کا تعارف کراتے ہوئے ان کے متعلق بیان کردہ اس حدیث "قال احمدبن حنبلؒ: قتل الحجاج سعیداً و ما علی وجه الارض أ حد الا و هو مفتقه الیٰ عَمَلهٖ" "یعنی حجاج نے حضرت سعید کو اس

وقت قتل کیا جب روئے زمین کا ہر آدمی ان کے عمل کا محتاج تھا۔'' تو یہاں مذکور لفظ ''عملہ'' کی بجائے شارح کے نزدیک ''علمہ'' ہونا چاہیے، کیونکہ سیاق کلام بھی اسکی تائید کرتا ہے لیکن اس کا ترجمہ کرتے ہوئے بقول شارح ''التبیان'' میں بیان کردہ لفظ کی ہی رعایت کی گئی ہے۔[111]

- ''التبیان'' کے متن کا ترجمہ کرتے ہوئے اکثر و بیشتر معرب آیات بمع تراجم بحوالہ اور کسی مقام پر صرف انکے تراجم بحوالہ درج کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ دورانِ شرح جن آیات سے استدلال کیا گیا ان کو بھی معرب بمع تراجم بحوالہ دیا گیا ہے اور اس شرح کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شارح نے ان آیات کے تراجم بھی بحوالہ درج کئے ہیں جیسا کہ اس ضمن میں تفسیر عثمانی'' سے بکثرت استفادہ کرنا سرِ فہرست ہے۔
- ''التبیان'' میں درج احادیث کے نامکمل حوالہ جات اصل عربی متن کے مطابق بعض دفعہ حاشیے میں اور بعض مرتبہ ''التبیان'' کا ترجمہ کرتے ہوئے دورانِ متنِ کتاب نقل کئے ہیں لیکن شرح کرتے ہوئے علامہ صاحب نے بکثرت احادیث معرب اور ترجمے کے ساتھ بحوالہ نقل کی ہیں اور اس ضمن میں آیات کی طرح احادیث کے تراجم بھی حوالہ جات سمیت درج کرنا اس شرح کی منفرد خصوصیت ہے۔
- اس ضمن میں بنیادی اور ثانوی دونوں ماخذ کو مدِّ نظر رکھا گیا تاہم جن ماخذ سے زیادہ استفادہ کیا گیا ہے ان میں سرِ فہرست ''علوم القرآن'' از مولانا محمد تقی عثمانی، ''تفسیرِ مظہری''، ''معارف القرآن'' از مفتی محمد شفیع، '' تفسیرِ عثمانی'' از شبیر احمد عثمانی اور ''تفسیرِ حقانی'' شامل ہیں۔ان کے علاوہ دیگر ماخذ یہ ہیں۔ ''تہذیب الأسماء'' از علامہ نووی ''طبقات الکبریٰ'' لابنِ سعد، ''احسن البیان فی تفسیر القرآن'' از سید فضل الرحمٰن، ''ائمہ تلبیس''، ''الخصائص الکبریٰ''، ''ثلاث رسائل فی اعجاز القرآن''، ''الآثار الباقیہ عن القرون الخالیہ''، ''تہذیب التمدن پر اسلام کے اثرات و احسانات'' از مولانا ابو الحسن علی ندوی، ''العلم والعلماء'' از علامہ ابن عبد البر، مترجم مولانا عبد الرزاق ملیح آبادی، ''دراسۃ الکتب فی ضوء المعارف الحدیثۃ'' شامل ہیں۔
- متعدد ماخذ و مصادر سے استفادہ کرنے کے باوجود کتابِ ھٰذا میں پیش کردہ ''مصادر و مراجع'' کی فہرست میں ان کا ذکر نہیں کیا گیا اگر وہاں بھی ذکر کر دیا جاتا تو یہ تحقیقی اسلوب کے اعتبار سے افادیت واہمیت کا باعث ہوتا۔ مثلاً ''تاریخ القرآن'' از عبد الصمد صارم، ''تہذیب التہذیب''، ''تذکرۃ الحفاظ'' اور ''حلیۃ الأولیاء'' سے

استفادہ کیا گیا ہے لیکن ''مصادر و مراجع'' کی فہرست میں ان کا تذکرہ نہیں ملتا۔[112] اسی طرح ''الاتقان فی علوم القرآن'' سے استدلال متعدد بار کیا گیا ہے لیکن ''مصادر و مراجع'' میں اسے حذف کر دیا ہے۔[113]

2۔اللمعان شرح اردو التبیان

اس کا ترجمہ و تسہیل شیخ ولی خان المظفر، سابق استاذ حدیث و تفسیر جامعہ فاروقیہ کراچی نے کیا ہے اور اس پر ضبطِ تحریر و حواشی کا کام مولانا سید عطاء الرحمٰن بخاری استاذ جامعہ فاروقیہ، کراچی نے کیا ہے۔ 341 صفحات پر مشتمل یہ نسخہ مکتبہ لدھیانوی، 18-سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن، کراچی نے پہلی دفعہ جنوری 2013ء میں نشر کیا ہے۔ یہ شرح مکتبۃ البشریٰ کی طرف سے چوتھی بار شائع کردہ نسخے کے مطابق 11 فصول پر مبنی ہے۔[114] اس ترجمے کی وجہ تالیف کے متعلق شیخ ولی خان المظفر کا ذاتی بیان یہ ہے کہ

''ایک موقع پر حضرت صدرِ وفاق کی معیت میں عمرے کی سعادت نصیب ہوئی، ہم نے مطاف میں شیخ صابونی صاحب سے انکی مخصوص نشست گاہ میں ملاقات کی، کتاب کی ترتیب اور دیگر متعلقہ امور پر کچھ معروضات گوش گزار کر دیں، انہوں نے فرمایا ''افعل یا بنیّ ثم أرنیه'' چنانچہ واپس آکر ہم نے نئی ترتیب کا مکمل خاکہ بنا کر حضرت مولانا مزمل سلاوٹ استاذ فاروقیہ، کراچی کی گراں قدر خدمات حاصل کیں، انہوں نے شبانہ روز عرق ریزی کر کے مطلوبہ معیار سے بھی بہتر ترتیب دیکر کتاب تیار کی، جو مکتبہ البشریٰ سے چھپ کر کر منظر عام پر آئی۔''[115]

تجزیہ

اسکی ابتداء میں، پیش لفظ، شیخ محمد علی صابونی کے 3 مقدمات، مقدمہاز مصنف(1370ء)، مقدمہ طبع ثالث(1408ھ) اور مقدمہ طبع رابع(1430ھ) پیش کیے گئے ہیں جن میں علامہ الصابونی نے اپنی اس کتاب کا تعارف و ترتیب سے متعلق بیان کیا ہے۔ اس کے بعد علامہ صابونی کے حالاتِ زندگی اور علامہ عطاء الرحمٰن بخاری کا ''علمِ قرآن تاریخ کے آئینہ میں'' کے عنوان سے نہایت جامع اور اہم بحث علوم قرآن کی تدوین و تدریج کے متعلق ہے۔

- اسکا اسلوب یہ ہے کہ نسیم البیان شرح کے برعکس ''التبیان'' کا صرف ترجمہ اور اسکی شرح حواشی کی صورت میں نہایت مختصر انداز سے پیش کی گئی ہے۔

- ترجمہ، مکمل، بامحاورہ اور اصل عربی متن سے قریب تر ہے۔ اس میں غالب اسلوب یہی ہے کہ الفاظ اور جملوں کے مابین پائے جانے والے ربط کو بالخصوص مد نظر رکھا گیا ہے۔ تاہم کچھ مقامات اس حوالے سے تشنہ ہیں ۔ مثلاً چند مقامات پر عربی متن کے الفاظ میں کچھ کمی بیشی پائی گئی ہے جیسا کہ نسخ فی القرآن کی بحث میں ایک مقام پر ترجمہ کرتے ہوئے ''حدود اور احکام'' دونوں الفاظ درج ہیں لیکن ''التبیان'' میں صرف اس جگہ ''حدودہ'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔[116] اسی طرح مشہور تابعی مجاہد بن جبیر کا تعارف پیش کرتے ہوئے علامہ صابونی نے تحریر کیا ہے

"شیخ القراء والمفسرین بلامراء أخذالتفسیر عن ابن عباس"۔[117]

''وہ بغیر کسی شک وشبہ کے امام القراء والمفسرین ہیں۔ انہوں نے حضرت ابن عباس سے علم تفسیر حاصل کیا ہے۔''[118]

تواب یہاں پر (بغیر کسی شک وشبہ) کے الفاظ اصل پر زائد ہیں۔ البتہ اسلوب کے اعتبار سے دونوں کا فرق یہ ہے کہ شارح نے اس کی ''فصول کی فہرست'' بمع ذیلی عناوین مزین کی ہے۔

- دیگر ائمہ کرام کے اقوال سے استدلال کرنے سے متعلق اصل متن میں درج حوالہ جات کو شارح نے حذف کیا ہے۔ جیسا کہ علم نسخ فی القرآن کی بحث میں حضرت آدم کے زمانے میں بھائی بہن کا نکاح جائز تھا لیکن بعد میں اس کا حکم یہودی مذہب میں منسوخ کر دیا گیا۔ اب اس ضمن میں عربی نسخے میں ''التفسیر الکبیر'' کا حوالہ موجود ہے لیکن مترجم نے حذف کیا ہے[119]۔ یہی اسلوب احادیث مبارکہ میں بھی اختیار کیا گیا ہے۔[120] اگرچہ ''التبیان'' کی دیگر اردو تراجم وشروح میں اصل متن کے حوالہ جات اسکے مطابق ہی درج کیے گئے ہیں۔
- اگرچہ اس ترجمہ کا تعارف کراتے ہوئے سید عطاء الرحمٰن بخاری نے ابتداء میں ''کلمات بخاری'' کے تحت 10 فصول کا ذکر کیا ہے جس میں سے آخری فصل ''فی التنبیہ علی أحادیث وضعت فی فضل سور القرآن'' کو حذف کیا گیا ہے لیکن اس سے قاری کی الجھن دور کرنے کے لیے یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ فصل بھی مکمل طور پر متن کے آخر تک مکتبۃ البشریٰ کی جدید ترتیب کے مطابق درج ہے۔[121]

- جہاں تک شارح سید عطاء الرحمٰن بخاری کے اسلوب کا تعلق ہے تو اس میں بہت مختصر انداز میں اکثر و بیشتر مقامات پر کبھی ماخذ و مصادر سے استفادہ کرتے ہوئے اور کبھی انکے بغیر ذاتی رائے کا اظہار کیا گیا ہے۔ جیسا کہ عصری تفاسیر کے مطالعہ کے لیے جن جن تفاسیر کو زیر مطالعہ رکھنا چاہئے اور ایسی تفاسیر جن کا مطالعہ ہمیں دیگر طویل ترین تفاسیر سے بے نیاز کر سکتا ہے، اس بارے میں مترجم نے "یتیمة البیان فی شیء من علومِ القرآن"[122] سے استفادہ کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔[123]

مزید یہ کہ "اعجاز القرآن" کی فصل جو کہ "التبیان" کی طویل ترین فصل ہے اس میں بھی صرف آخر میں شارح نے اپنے انداز سے پوری فصل کا خلاصہ پیش کیا ہے۔ پھر اس کے اختصار کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ آٹھویں فصل جو کہ "مفسرین تابعین کرام" کے بارے میں ہے اس میں کسی جگہ پر بھی حواشی کی صورت میں ان ائمہ کرام سے متعلق وضاحت نہیں کی گئی۔[124] نیز "التفسیر الاشاری وغرائب التفسیر" کی پوری بحث میں کہیں حواشی کا اہتمام نہیں کیا جو کہ ایک طویل ترین بحث ہے۔[125] البتہ اس سے اگلی بحث تفسیر بالدرایہ کے متعلق تفاسیر کا تعارف کراتے ہوئے انکی خصوصیات حواشی میں بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً تفسیر "السراج المنیر" کا تعارف اپنے الفاظ میں یوں بیان کیا ہے کہ

"السراج المنیر": اس تفسیر کا پورا نام "السراج المنیر فی الاعانة علی معرفة بعض معانی کلام ربنا الحکیم الخبیر" ہے، یہ علامہ شمس الدین محمد بن شربینی قاہری شافعی (متوفی: 977ھ) کی تالیف ہے، تفسیر میں اُصح الاَقوال، ضروری اعرابات، قراءاتِ متواترہ، اشکالات کے جوابات، آیات کے درمیان مناسبت اور فقہی مسائل ذکر کرتے ہیں، احادیثِ ضعیفہ و موضوعہ میں علامہ زمخشری اور علامہ بیضاوی کا تعقب بھی کرتے ہیں، یہ تفسیر نہ تو زیادہ طویل ہے اور نہ ہی مختصر، بلکہ اختصار و جامعیت کا حسین امتزاج ہے۔"۔[126]

اسی طرح عصر حاضر کی مشہور عربی تفاسیر ("تفسیر القرآن الکریم" معروف بہ تفسیر منار، "تفسیر المراغی"، "محاسن التاویل"، "فی ظلال القرآن"، "التفسیر الواضح"، "تفسیر الجواہر"، "تیسیر التفسیر") کا جدول پیش کرتے ہوئے شارح نے علامہ صابونی کی ان تفاسیر پر کیے گئے تبصرہ پر نقد کرتے ہوئے یہ ذاتی تاثرات دئے ہیں کہ

"مؤلف موصوف نے عصر حاضر کی جن تفاسیر کا تذکرہ فرمایا ہے انکے افکار و نظریات سے اختلاف کی بہت گنجائش ہے، بلکہ بعض مقامات پر از حد ضروری ہے، تاہم سمجھدار اور دانا شخص کے لیے ان سے استفادہ کی راہیں کھلی ہوئی ہیں، عصر حاضر میں مفسرین نے قدیم طریقہء تفسیر کو چھوڑ کر ادبی، بلاغی اور اجتماعی طرز و اسلوب اختیار کیا ہے، اور جدت پسندی سے بھی بسا اوقات کئی حضرات مرعوب نظر آتے ہیں، خاص طور پر شیخ محمد عبدہ اور انکے شاگرد سید رشید رضا اور شیخ مصطفیٰ مراغی وغیرہ قرآن کریم کی تفسیر میں کسی خاص فقہی مسلک کو پیش نظر نہیں رکھتے، احادیثِ موضوعہ یا ضعیفہ کو بالکل جگہ نہیں دیتے، نہ مبہمات قرآن کی تعیین کرتے ہیں اور نہ مفسرین کے اقوال ذکر کرتے ہیں اور نہ علوم و فنون کے اصول و قواعد کا تذکرہ کرتے ہیں، لیکن آزادانہ طرز و فکر بڑی حد تک معتزلہ سے ملتی جلتی ہے اور عقل انسانی کو مطلق العنان سمجھتے ہیں، عقائد کے باب میں صحیح حدیث کو بھی تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ شیخ جوہری طنطاوی نے بھی علوم جدیدہ، فنون حاضرہ اور اسرارِ کونیہ کو اپنا موضوعِ بحث بنایا ہے، جس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ یہ قرآن سائنس یا فلکیات کی کتاب ہے۔[127]

- طباعت کے حوالے سے چند مقامات پر مثلاً عکرمہ بن عبد اللہ البربری کو "البیری"، مرّۃ بن شراحیل الھمدانی" کی جگہ پر مرّۃ بن شر حبیل الھمدانی"، تیمیہ کو "تیمہ" اور الکیا عراسی کو "کیا الہراسی"[128] جیسی اغلاط موجود ہیں۔

3۔البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن

اعلیٰ طباعت پر مشتمل یہ شرح محمد ابو اسامہ زید کی کاوش ہے اور 1438ھ/نومبر 2016ء میں مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، اردو بازار، لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کے کل صفحات 408 ہیں۔ شارح نے اس میں 11 فصول پر مشتمل "التبیان" کا عربی نسخہ جو کہ مکتبۃ البشریٰ سے طبع کیا گیا اس کو مکمل طور پر بنیاد بنایا ہے جو کہ ایک قابلِ تحسین پہلو ہے۔[129]

تجزیہ

- اس میں کالمی صورت اختیار کرتے ہوئے دائیں طرف اصل عربی متن اور بائیں طرف ترجمہ پیش کرنا قارئین کے لیے نہایت موزوں اسلوب ہے۔ اس کے بعد "لغات" کے تحت مفردات اللغویہ کے معنیٰ اور پھر مختصر انداز میں "تشریح" کے عنوان کے تحت اس کتاب کی شرح پیش کی ہے۔ شرح کرتے ہوئے بعض ابحاث میں اختصار اور بعض میں طوالت اختیار کی گئی ہے۔

- شارح کیطرف سے بامحاورہ ترجمہ کرتے ہوئے اصل معانی اور مقاصد کا حتی الوسع احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جیسا کہ اس کے ترجمہ سے یہ پہلو عیاں ہوتا ہے کہ وہ دونوں لغات سے نہ صرف واقف ہیں بلکہ دونوں لغات کے اسالیب سے بھی آگاہ ہیں۔ نیز انکے ترجمہ کی زبان نہایت سلیس ہے جس میں عمدہ الفاظ کا چناؤ کیا گیا ہے۔
- شرح کے لیے غالب اسلوب یہ ہے کہ تفسیری نکات سے استدلال کے لیے زیادہ تر قرآن واحادیث کو بطور ماخذ بنایا گیا ہے۔ نیز اس حوالے سے کہیں کہیں اختلافی بحث میں جمہور کی رائے بھی دی ہے۔ جیسا کہ کیا سنت بھی قرآن کا نسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟ تو دونوں اختلافی آراء بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک یہ جائز ہے۔[130]
- حوالہ جات حواشی کے تحت دئے گئے ہیں اس کے علاوہ بعض دفعہ ذاتی طور پر اہم نکات کا اضافہ بھی حواشی میں درج ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کی تعریف بیان کرتے ہوئے علامہ صابونی نے امام شوقی کا یہ شعر پیش کیا ہے کہ

''جاء النبيون بالآيات ۔فانصرمت وجئتنا بكتاب غير منصرم۔[131]

''یعنی دوسرے پیغمبر ایسے معجزات لائے جو (وقت کے ساتھ ساتھ) ختم ہو گئے جبکہ آپ ہمارے پاس (نہ مٹنے والی اور) نہ ختم ہونے والی کتاب لائے''۔

اسکی تشریح میں شارح کا ذاتی مؤقف حاشیے میں دیا گیا ہے کہ

''آیت سے مراد وہ معجزات ہیں کہ جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ انبیاء کرام کی تائید ونصرت فرمایا کرتے تھے۔اور (لفظ) ''انصرمت'' سے مراد ہے کہ وہ معجزات ان انبیاء کرام کے چلے جانے سے چلے جایا کرتے تھے اور ان کی وفات سے ختم ہو جایا کرتے تھے بعد میں انکا کوئی وجود باقی نہ رہتا۔ (واللہ اعلم)۔[132]

پھر قرآن مجید کی تیسری وجہِ اعجاز بیان کرتے ہوئے حاشیہ میں لفظ ''جزالت'' کا مفہوم دیا ہے کہ

''علامہ صابونی جزالت یعنی فصاحت کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جزالت الفاظ کی عظمت تعبیر کی عمدگی (الفاظ کی تراش خراش اور بناوٹ کی قوت، اور الفاظ کے الجھاؤ کے نہ ہونے کے ساتھ) کو کہتے ہیں۔''[133]

اسی طرح ''سبعہ اُحرف'' کی بحث میں سات قراءتوں سے متعلق تشریح کرتے ہوئے پہلے امام شاہ ولی اللہ کا مؤقف، پھر مولانا محمد تقی عثمانی کی رائے حواشی میں بیان کی ہے۔امام شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ

''یہ ذہن نشین کر لیجیے کہ تمام علماء اس بات پر تو متفق ہیں کہ سات حروف سے مراد مشہور سات قراءتیں نہیں ہیں اور یہ بات نہیں ہے کہ ہر حرف ان سات قراءتوں میں سے ایک قراءت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ سات حروف اور سات قراءتیں ایک چیز نہیں ہیں۔جیسا کہ سات کے لفظ سے پہلے نظر میں وہم ہوتا ہے بلکہ ان سات حروف اور سات قراءتوں میں عموم و خصوص مطلق من وجہ کی نسبت ہے اور یہ دونوں ایک میں کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ قراءتیں سات میں منحصر نہیں۔جیسا کہ علامہ ابن الجزری نے ''النشر فی القراۃ العشر'' میں اسکی تصریح کی ہے۔البتہ سات قراءتوں کا لفظ زبان پر اس لیے مشہور ہو گیا کہ علامہ شاطبیؒ نے انہی سات قراءتوں کو جمع کیا ہے۔''[134]

''مطلب یہ ہے کہ سات قراءتوں میں سے بعض قرأتیں سات حروف میں سے ہیں۔ جیسے کہ متواتر قراءات اور بعض قراءتیں ایسی ہیں کہ جو سات حروف میں داخل نہیں۔ مثلاً سبعہ کی شاذ قراءتیں یا وہ قراءتیں جن میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور سات حروف کے بعض اختلاف ایسے ہیں جو قراءت سبعہ میں شامل نہیں۔ مثلاً امام یعقوب ،امام ابو جعفر اور امام خلف کی متواتر قراءتیں کہ یہ سات حروف میں سے ہیں مگر معروف قراءات سبعہ میں سے نہیں ہیں۔''[135]

- اس شرح کی فصول میں بھی کہیں کہیں ''التبیان'' کے اصل متن میں ترمیم پائی گئی ہے ہے۔جیسا کہ اصل عربی نسخے کے برعکس علمِ تفسیر کی قسم دوم تفسیر بالدرایۃ اور قسم سوم تفسیرِ اشاری یا غرائب التفسیر کیبحث کو فصل ''معجزات القرآن العلمیۃ'' کے ساتھ ملحق کیا گیا ہے[136] جبکہ جدید عربی نسخہ میں یہ ''التفسیر والمفسرون'' میں دی گئی ہے۔[137]۔البتہ شارح نے تفسیر کی قسمِ اول التفسیر بالروایۃ کا ذکر ''التفسیر والمفسرون'' کے ساتھ ہی کیا ہے اگر اس پہلو کا بھی خیال رکھا جاتا تو زیادہ بہتر ہوتا۔[138]

- ترجمہ کا معیار عمدہ اور عام فہم ہے لیکن شارح نے فصل ''النسخ فی القرآن الکریم'' کی بحث کے آخر میں ''ھل یقع النسخ فی الأخبار'' کیا اخبار یعنی واقعات و قصص میں بھی نسخ واقع ہوتا ہے؟ اس ضمن میں عربی متن کو حذف کرتے ہوئے اسکا صرف ترجمہ اور شرح پیش کی ہے۔[139]
- دورانِ شرح کہیں کہیں بعض نظریات پر سخت تنقید کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر علوم القرآن کی فصل میں نزولِ وحی سے متعلق بحث میں حضرت جبرئیل کے بارے میں سر سید احمد خان کا نقطہ نظر بیان کیا ہے کہ

''سر سید احمد خان صاحب پہلے شخص تھے، جنہوں نے علماء یہود کی پیروی میں ملائکہ اور خاص طور پر حضرت جبرائیل کا انکار کیا تھا اور اس انکار کے درپردہ نبوت کو کسبی بتلایا۔ شاید یہیں سے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اپنی نبوت کا راستہ ہموار کیا۔ موصوف مرزا جناب سر سید سے بے حد متاثر تھے۔ اس لیے مرزا جی نے سر سید کی اس رعایت کا فائدہ اٹھا کر نبوت کا دعویٰ کر ڈالا۔ علامہ عبد الحق حقانی نے تفسیر حقانی کے مقدمہ میں صفحہ 22 سے لیکر 57 تک سر سید احمد خان کے جملہ اعتراضات اور اقاویل کا نہایت تفصیل اور مدلل رد کیا ہے۔''[140]

- دورانِ شرح بنیادی اور ثانوی دونوں طرح کے ماخذ و مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے البتہ غالب اسلوب یہ ہے کہ زیادہ تر مولانا محمد تقی عثمانی کی کتاب ''علوم القرآن''، سید فضل الرحمان کی ''احسن البیان''، مولانا محمد ثناءاللہ پانی پتی کی تفسیر ''تفسیر مظہری''، تفسیر ''فتح المنان معروف بہ تفسیرِ حقانی''، ''الاتقان فی علوم القرآن''، ''بائبل سے قرآن تک'' مولانا خیر محمد جالندھری کی کتاب ''آثارِ خیر'' جیسی کتب سے استفادہ کیا ہے۔
- شرح میں احادیث مبارکہ کے حوالہ جات کے لیے تحقیقی منہج یکساں نہیں ہے۔ مثلاً وحی کے طریقے کی بحث میں اور جمع قرآن میں کتابتِ قرآن کے طریقہ سے متعلق بیان کرتے ہوئے ان مختلف اسالیب کا جائزہ لیا جا سکتا ہے۔[141]
- اگرچہ ہر فصل میں لغوی معنی بیان کیے ہیں لیکن انکے حوالہ جات کا ذکر شاذ و نادر ہے۔ اس کے علاوہ طباعت کے ضمن میں ''جامع الأحکام'' کی بجائے ''جامع الأصول'' کا تحریر کرنا، کتاب ''احسن البیان'' کی بجائے ''احسان البیان''، جیسی تغلیط کا عنصر کہیں کہیں موجود ہے۔[142]

اردو تلخیصات کا تجزیاتی مطالعہ

1۔ خلاصہ التبیان فی علوم القرآن

176 صفحات پر مشتمل مفتی عبدالمتین کی یہ کتاب پہلی دفعہ 2013ء میں مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی، کراچی سے شائع ہوا۔ یہ کل 11 فصول پر مبنی ہے۔ کتاب کے بارے میں صاحبِ کتاب کا ذاتی بیان یہ ہے کہ

''اس خلاصہ میں اس بات کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے کہ علوم القرآن کے متعلق مباحث میں اتنا اختصار نہ ہو کہ مقصد فوت ہو جائے، اور نہ ہی اتنا طویل جو کم ہمتوں کو اکتا دے۔ مجموعی طور پر یہ خلاصہ مرہون منت ہے مترجم مولانا ابراہیم فیضی صاحب کا جنہوں نے ترجمہ کی خدمات انجام دیں اور مولانا محمد آصف نسیم دامت فیوضہم کی کتاب ''نسیم البیان'' کا جنہوں نے ''التبیان'' کے ساتھ اکابر علماء کی عبارات بھی شامل کیں''۔[143]

تجزیہ

- کتاب کا اسلوبِ تحریر نہایت سادہ اور رواں ہے۔ موصوف نے زیادہ تر صرف اصل عربی متن کی تلخیص ہی پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ البتہ کہیں وضاحت کرنی ہو تو ''فائدہ'' کے تحت درج کرتے ہیں۔ جیسا کہ تابعین مفسرین کا تعارف کراتے ہوئے مفسر تابعی عطاء بن ابی رباح کا مقام و مرتبہ ''فائدہ'' کی سرخی کے تحت مفتی تقی عثمانی کیقول کی روشنی میں بغیر حوالے کے یوں پیش کیا ہے۔

''عطاء بن ابی رباح، عطاء بن یسار، عطاء بن السائب اور عطاء الخراسانی رحمہم اللہ۔ پہلے دو بزرگ بالاتفاق ثقہ ہیں اور دوسرے دو کے بارے میں کچھ کلام ہے۔ لیکن کتابوں میں جب صرف ''عطاء'' نام ذکر ہوتا ہے تو اس سے مراد عطاء بن ابی رباح ہی ہوتے ہیں۔''[144]

اس کے علاوہ بعض دفعہ کسی بحث کا خلاصہ بھی اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہیں مثلاً نسخ کی بحث میں کہ کیا سماوی شرائع میں نسخ ہوتا ہے؟ یا نہیں اس بارے میں موصوف کا کہنا یہ ہے کہ

''خلاصہ یہ ہے کہ نسخ پہلے شریعتوں میں بھی رہی اور قرآن کریم میں بھی، کیونکہ نسخ کمالِ قدرت کی دلیل ہے نہ کہ عجز و جہل کی''۔[145]

- اگرچہ تلخیص کا اصول یہ ہوتا ہے کہ اسکے لیے اصل متن کی ترتیب کو ملحوظ رکھا جائے لیکن موصوف نے اس کی فصول میں ترمیم کرتے ہوئے "التبیان" کے اصل عربی نسخوں کی ترتیب میں سے کسی ایک کو بھی مکمل طور پر بنیاد نہیں بنایا۔ جیسا کہ "معجزات القرآن العلمیہ" اور "فی التنبیہ علی احادیث وضعت فی فصل سور القرآن" کو ایک فصل کے تحت جمع کیا گیا ہے۔ پھر اس بارے میں خود ان کا ذاتی اعتراف ہے کہ

"تا کہ مضامین آپس میں مربوط رہیں، فصل سابع اعجاز القرآن اور فصل ثامن معجزات القرآن العلمی کو تفاسیر کے تعارف کے بعد لکھا گیا ہے۔ اسی طرح "اہلِ صرفہ" کے اعتراض کا جواب بعد میں تھا اس کو "اہل صرفہ" کے مذہب کیساتھ لکھ دیا گیا ہے۔"[146] جبکہ پہلے عربی متن میں یہ دونوں ابحاث اسی ترتیب پر موجود ہیں۔[147]

- طباعت کے معیار کے لحاظ سے بعض جگہ پر جیسے "تھوڑا تھوڑا" کو "ٹھوڑا تھوڑا"، "مفردات" کی جگہ "مفرادات تحریر کیا گیا ہے۔[148]
- حواشی کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ البتہ آیات واحادیث اور دیگر ماخذ کو صرف متنِ کتاب کے ساتھ ملحق کیا ہے۔
- ماخذ و مصادر کے حوالہ جات کا تحقیقی اسلوب یکساں نہیں ہے۔ جیسا کہ آیات مبارکہ، احادیث مبارکہ اور تفاسیر سے استفادہ کرتے ہوئے حوالہ جات کا اسلوب متفرق ہے۔[149]

2۔ خلاصہ التبیان فی علوم القرآن

زیر نظر کتاب مولانا عبید الرحمٰن صاحب کی کاوش ہے جو کہ دراصل "التبیان" کی تلخیص ہے۔ 216 صفحات پر مشتمل یہ چھوٹی تقطیع پر مبنی نسخہ مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور سے طبع ہوا جسکا سن اشاعت نامعلوم ہے اور اسکی کل فصول کی تعداد 10 ہے جس میں سے گیارھویں فصل "تابعین مفسرین" کو "تفسیر اور مفسرین" کی بحث کے ساتھ ہی ضم کر دیا گیا ہے۔ اس اعتبار سے ہم یہ کہا جا سکتا ہے کہ موصوف نے موضوعات کے لحاظ سے جدید عربی متن مکتبۃ البشریٰ[150] کو بنیاد بنایا ہے البتہ بعض فصول کی ترتیب میں تقدیم و تاخیر[151] کے لحاظ سے دار الارشاد للطباعت والنشر والتوزیع، بیروت سے 1970ء میں شائع کردہ پہلی طباعت کو مد نظر رکھا گیا ہے۔[152]

تجزیہ

- کتاب ھٰذا کی زبان سہل اور نہایت عام فہم ہے۔البتہ تلخیص کا ایک اصول یہ ہوتا ہے کہ واقعات یا ابواب کی ترتیب وہی ہونی چاہیئے جو اصل متن میں ہو لیکن موصوف نے اس بات کا اہتمام بعض مقامات پر نہیں کیا۔جیسا کہ اس حوالے سے چند فصول کو ضم کر دیا گیا ہے۔
- پھر تلخیص کا یہ اصول ہوتا ہے کہ خلاصہ عموماً ان دو اقسام معلوماتی اور وضاحتی خلاصہ میں سے کسی ایک کے مطابق ہو۔موصوف نے اس ضمن میں معلوماتی خلاصہ کا اسلوب اختیار کیا ہے۔جیسا کہ بہت سے مقامات پر انہوں نے ذاتی رائے کا اہتمام ''غرض''، ''فائدہ'' یا ''نوٹ'' کے تحت کیا ہے۔مثلاً اعجاز القرآن کی بحث میں سے اسلوب قرآن کے خصائص بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

ارشاد خداوندی سورۃ البقرہ ''وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ[153] کی آیت کے تحت نوٹ میں لکھا ہے کہ

''قاتل سے قصاص لینا اہل عرب میں بڑی قابل تعریف بات تھی اور اسکے فوائد ظاہر کرنے کیلئے عربی میں مقولے مشہور تھے۔مثلاً

القتل احیاءللجمیع 1۔(قتل سب کے لیے زندگی ہے۔)2۔قتل البعض احیاءللجمیع (بعض کا قتل باقی لوگوں کے لیے زندگی کا سامان ہے۔)3۔اکثروا القتل یقل القتل (قتل زیادہ کرو تاکہ قتل کم ہو جائیں)۔4۔القتل انفی للقتل (قتل قتلو غارت کو ختم کر دیتا ہے)۔ان جملوں کو ایسی شہرت حاصل تھی یہ زبان زد عام تھے اور فصیح سمجھے جاتے تھے۔قرآن نے بھی اس کو ادا فرمایا مگر دیکھیں کس شان اور نرالے انداز سے۔ارشاد ہوا''ولکم فی القصاص حیٰوۃ''اس جملے کے اختصار، جامعیت، شوکت اور معنویت کو جس پہلو سے دیکھیے بلاغت کا معجزہ شاہکار معلوم ہوتا ہے۔اور گذشتہ تمام جملے اس کے آگے سرِ خم تسلیم کئے ہوتے نظر آتے ہیں۔اس جملے کی بلاغت پر عقل دنگ رہ جاتی ہے اس قدر اختصار اور بے شمار معانی سے مالامال یہ کلام مذکورہ بالا تمام تعبیرات اور مقولوں سے عمدہ اور بہتر ہے۔''[154]

''نوٹ ہر قصاص میں حیٰوۃ ہے بخلاف قتل کے کہ ہر قتل قتل کو نہیں مٹاتا بلکہ قتلِ ناحق تو اور قتل کی ترغیب دیتا ہے اس لیے انسانی کلام بظاہر غلط غلط اور قرآنی الفاظ ظاہر و باطن طور پر فصیح ہیں۔''[155]

اسی طرح علم اسباب نزول کے تحت لکھا ہے کہ لفظ کے عموم کا اعتبار ہوگا نہ کہ سببِ خصوص کا تو اس ضمن میں ''فائدہ'' کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ

''بعضمتنورین(روشنخیال)

کاقرآنکوسائنسیکتابسمجھنایعنییہسائنسیترقیاتیمقاصدوحیالٰہیہیںتویہقرآنکیایکھلیتحریفوبےحرمتیہے۔قرآنہوائی جہازاورراکٹوںکیصنعتکےلیےنازلہوااورنہاسکیتعلیممقصد رسالت ہے بلکہ مقصدِ وحی اور غرض رسالت تعلیم کتاب و حکمت اور تزکیہ نفس ہے۔ مثلاً'' وسخرلکم الفلک لتجری فی البحر بامرہ''[156] جیسی آیات پر جہازوں کی صنعت پر بحث شروع کر دینا کہ کشتیاں اور ہوائی جہاز کس طرح تیار کیے جاتے ہیں اس کے کیا طریقے اور اصول ہیں۔ ایسی تفاسیر تفسیر نہیں بلکہ تحریف کہلائیں گی''[157]۔

- کچھ مقامات ایسے بھی ہیں جہاں دورانِ بحث ''التبیان'' کی عربی عبارت میں ردوبدل کیا ہے مثلاً پہلی فصل میں موجود ''اسماء القرآن کا تذکرہ'' بعد میں اور قرآن کی وجہ تسمیہ کو پہلے بیان کیا ہے جو کہ اصل متن[158] کے برعکس ہے۔[159]
- ''التبیان'' میں بعض اوقات ماخذ و مصادر حواشی میں دیئے ہیں لیکن مولانا صاحب نے اس چیز کا اہتمام نہیں کیا۔اسکے علاوہ اگرچہ کتاب کی طباعت قدرے بہتر ہے لیکن کہیں کہیں جیسا کہ معاوضہ کی بجائے معارضہ، ''حضرت علی بن ابی طالب'' کی بجائے ''حضرت علی بن طالب''، ''تفسیر بالرائے کو تفسیر بالرئے''، ''اجزائے بدنیہ'' کو ''اجزائے بدینہ''، ذرہ کو ''ذار'' تحریر کرنے کی تغلیط پائی گئی ہے[160]۔

خلاصہ بحث

اگر مجموعی جائزہ لینے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ہر صاحبِ کتاب نے اپنی طرف سے ''التبیان فی علوم القرآن'' کی پیچیدہ تعبیرات کو حتی الوسع سہل کرنے کے حوالے سے عمدہ مساعی جمیلہ کی ہے لیکن ''البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن'' اور مولانا سیف الدین کا ترجمہ نسبتاً دیگر تراجم و شروح کے زیادہ قابل ستائش ہے۔اسکے علاوہ مولانا محمد سجاد کے ترجمہ میں ''التبیان'' کے دئے گئے مکمل عربی متن پر اعراب لگانا ایک خاصہ عرق ریزی کا کام ہے جسکو انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا ہے۔ان تراجم و شروح اور تلخیصات کی مدد سے ادبی و اجتماعی اسلوب و انداز اختیار کرتے ہوئے

صرف عرب ممالک میں ہی نہیں عجم میں بھی ملحدانہ طرز فکر اور ان کے وساوس و شکوک کے عمدہ جوابات دیے جا سکتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ تدریجاً دیگر معروف تالیفات کے لیے بھی ایسی اردو زبان کی کاوشوں کو جاری و ساری رکھا جائے تا کہ اہلِ عرب اور اہلِ عجم کی علمی آراء کا اختلاط ہو سکے۔

حوالہ جات و حواشی

[1]محمدعلی ایازی، المفسرون حیاتهم ومنهجهم(بیروت: وزیرالثقافةوا الارشاد الاسلامیة،1414ھ)،ص407۔
Mūḥammad'Ali Āyyāzy, Ālmūfasirūwn Ḥāyatahūm WA Manhajahūm (Berūwt: Wazārālṯ āl Ṯaqāfaẗ WA āl Iršād āl Islām, 1414 A.H), 407.

[2]عصام أحمدعرسان شحادة، الصابوني ومنهجه في التفسير من خلال كتابه في صفوة التفاسير (نابلس:جامعة النجاح الوطنية كمية الدراسات العليا، 2013ء)،ص8-10.
ʿiṣām Āḥmdʿ Arsān Šaḥādaẗ, āl Sābūwny WA Manhajahū FY āl Tafsyr min Ḫilāl kitābihi fī Ṣafwaẗ āl Tafāsyir (Nāblas: Ğāmiʿaẗ āl Nağāḥ āl Waṭaniyyaẗ āl Dirāsat āl ʿūlyā, 2013), 810.

[3]محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت:دارالأرشادللطباعت والنشر والتوزیع، ط 1 1970ء).
Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān FY ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Berūwt: Dār āl Išāʿat liṭabāʿt wa āl Našar wa āl Tawzyʿ, ad 1, 1970).

[4]محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن(کراچی:مکتبۃ البشریٰ ،ط 1 1431ھ/ 2010ء)۔
Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Karāchi: Maktabaẗ āl Būšrā, ad 1,2010)-

[5]محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن(پشاور:المکتبۃ الحقانیہ، ط 2، 1981ء)۔
Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Pišāwar: āl Maktabaẗ āl Ḥaqāniyyaẗ, ad 2, 1981)-

[6]محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی :القلم،فرحان ٹیرس،ناظم آباد نمبر -2،ط 1 ،مئی 2005ء)،ص16۔
Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, translated by Maūwlānā Mūḥammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāẓimā◌bād -2, ad1, 2005), 16-

[7]محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی :القلم،فرحان ٹیرس،ناظم آباد نمبر -2،ط 1 ،مئی 2005ء)،ص16۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, translated by Maūwlānā Mūḥammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāẓimā◌̈bād -2, ad1, 2005), 16-

[8] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر-2، ط 1، مئی 2005ء)، ص 17۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, translated by Maūwlānā Mūḥammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāẓimā◌̈bād -2, ad1, 2005), 17-

[9] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن(پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط 2، 1981ء)، ص34؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالارشاد للطباعت والنشر والتوزیع، ط1 1970ء)، ص42۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n (Pišāwar: āl Maktabaẗ āl Ḥaqāniyyaẗ, ad 2, 1981), 34; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n (Berūwt: Dār āl Išāʿat liṭabāʿt wa āl Našar wa āl Tawzyʿ, ad 1, 1970), 42-

[10] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر-2، ط 1، مئی 2005ء)، ص59۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, translated by Maūwlānā Mūḥammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāẓimā◌̈bād -2, ad1, 2005), 59-

[11] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن(پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط 2، 1981ء)، ص36؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالارشاد للطباعت والنشر والتوزیع، ط1 1970ء)، ص44۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n (Pišāwar: āl Maktabaẗ āl Ḥaqāniyyaẗ, ad 2, 1981), 36; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n (Berūwt: Dār āl Išāʿat liṭabāʿt wa āl Našar wa āl Tawzyʿ, ad 1, 1970), 44-

[12] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر-2، ط 1، مئی 2005ء)، ص62۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, translated by Maūwlānā Mūḥammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāẓimā◌̈bād -2, ad1, 2005), 62-

[13] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن(پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط 2، 1981ء)، ص34؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالارشاد للطباعت والنشر والتوزیع، ط1 1970ء)، ص42۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n (Pišāwar: āl Maktabaẗ āl Ḥaqāniyyaẗ, ad 2, 1981), 34; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n (Berūwt: Dār āl Išāʿat liṭabāʿt wa āl Našar wa āl Tawzyʿ, ad 1, 1970), 42-

[14] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر -2، ط 1، مئی 2005ء)، ص60۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, translated by Maūwlānā Mūḥammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāẓimā◌̈bād -2, ad1, 2005), 60-

[15] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط 2، 1981ء)، ص212؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دار الارشاد للطباعت والنشر والتوزیع، ط1 1970ء)، ص238۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n (Pišāwar: āl Maktabaẗ āl Ḥaqāniyyaẗ, ad 2, 1981), 212; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n (Berūwt: Dār āl Išāʿat liṭabāʿt wa āl Našar wa āl Tawzyʿ, ad 1, 1970), 238-

[16] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر -2، ط 1، مئی 2005ء)، ص285۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, translated by Maūwlānā Mūḥammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāẓimā◌̈bād -2, ad1, 2005), 285-

[17] البقرہ2:219۔

āl Baqaraẗ 2: 219-

[18] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط 2، 1981ء)، ص36؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دار الارشاد للطباعت والنشر والتوزیع، ط1 1970ء)، ص44۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n (Pišāwar: āl Maktabaẗ āl Ḥaqāniyyaẗ, ad 2, 1981), 36; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n (Berūwt: Dār āl Išāʿat liṭabāʿt wa āl Našar wa āl Tawzyʿ, ad 1, 1970), 44-

[19] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر -2، ط 1، مئی 2005ء)، ص62۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, translated by Maūwlānā Mūḥammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāẓimā◌̈bād -2, ad1, 2005), 62-

[20] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر -2، ط 1، مئی 2005ء)، ص285,286۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, translated by Maūwlānā Mūḥammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāẓimā◌̈bād -2, ad1, 2005), 285,286-

21 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط 2، 1981ء)، ص 212؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالارشاد للطباعت والنشر والتوزیع، ط1 1970ء)، ص 238۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Pišāwar: āl Maktabaẗ āl Ḥaqāniyyaẗ, ad 2, 1981), 212; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Berūwt: Dār āl Išāʿat liṭabāʿt wa āl Našar wa āl Tawzyʿ, ad 1, 1970), 238-

22 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط 2، 1981ء)، ص 47؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالارشاد للطباعت والنشر والتوزیع، ط1 1970ء)، ص 57۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Pišāwar: āl Maktabaẗ āl Ḥaqāniyyaẗ, ad 2, 1981), 47; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Berūwt: Dār āl Išāʿat liṭabāʿt wa āl Našar wa āl Tawzyʿ, ad 1, 1970), 57-

23 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر -2، ط 1، مئی 2005ء)، ص 78۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, translated by Maūwlānā Mūḥammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāẓimā◌bād -2, ad1, 2005), 78-

24 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر -2، ط 1، مئی 2005ء)، ص 59۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, translated by Maūwlānā Mūḥammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāẓimā◌bād -2, ad1, 2005), 59-

25 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر -2، ط 1، مئی 2005ء)، ص 20۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, translated by Maūwlānā Mūḥammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāẓimā◌bād -2, ad1, 2005), 20-

26 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر -2، ط 1، مئی 2005ء)، ص 20۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, translated by Maūwlānā Mūḥammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāẓimā◌bād -2, ad1, 2005), 20-

[27] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر-2، ط1، مئی 2005ء)، ص22-23۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, translated by Maūwlānā Mūḥammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāẓimā◌̈bād -2, ad1, 2005), 22,23-

[28] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط2، 1981ء)، ص49؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دار الارشاد للطباعت والنشر والتوزیع، ط1 1970ء)، ص59۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n (Pišāwar: āl Maktabaẗ āl Ḥaqāniyyaẗ, ad 2, 1981), 49; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n (Berūwt: Dār āl Išāʿat liṭabāʿt wa āl Našar wa āl Tawzyʿ, ad 1, 1970), 59-

[29] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر-2، ط1، مئی 2005ء)، ص80۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, translated by Maūwlānā Mūḥammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāẓimā◌̈bād -2, ad1, 2005), 80-

[30] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط2، 1981ء)، ص 31؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر-2، ط1، مئی 2005ء)، ص47۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n (Pišāwar: āl Maktabaẗ āl Ḥaqāniyyaẗ, ad 2, 1981), 31; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, translated by Maūwlānā Mūḥammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāẓimā◌̈bād -2, ad1, 2005), 47-

[31] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر -2، ط 1، مئی 2005ء)، ص76۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, translated by Maūwlānā Mūḥammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāẓimā◌̈bād -2, ad1, 2005), 76-

[32] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر -2، ط 1، مئی 2005ء)، ص294۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, translated by Maūwlānā Mūḥammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāẓimā◌̈bād -2, ad1, 2005), 294-

[33] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط 2، 1981ء)، ص232؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دار الارشاد للطباعت والنشر والتوزیع، ط1 1970ء)، ص259۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Pišāwar: āl Maktabaẗ āl Ḥaqāniyyaẗ, ad 2, 1981), 232; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Berūwt: Dār āl Išāʿat liṭabāʿt wa āl Našar wa āl Tawzyʿ, ad 1, 1970), 259-

[34] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد ابراہیم فیضی (کراچی: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر -2، ط 1، مئی 2005ء)، ص215-270۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, translated by Maūwlānā Mūḥammd Ibrāhym Fayḍi (Karāchi: āl Qalam, Farḥān Tayras, Nāẓimā◌bād -2, ad1, 2005), 215-270-

[35] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط2، 1981ء)۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān FY ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Pišāwar: āl Maktabaẗ āl Ḥaqāniyyaẗ, ad 2, 1981).

[36] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم ظفر اقبال کلیار، علومِ قرآن (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، جون 2006ء)، ص130.

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān FY ʿūlūwm āl Qūrā◌n, Ẓafar Iqbāl Kūlyār, Trans, ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Lāhore: Ḍiyāʾ āl Qūrān Publications, 2006), 130.

[37] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم ظفر اقبال کلیار، علومِ قرآن (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، جون 2006ء)، ص146۔

Ẓafar Iqbāl Kūlyār, Trans, ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Lāhore: Ḍiyāʾ āl Qūrān Publications, 2006), 146.

[38] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم ظفر اقبال کلیار، علومِ قرآن (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، جون 2006ء)، ص-209-208۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān FY ʿūlūwm āl Qūrā◌n, Ẓafar Iqbāl Kūlyār, Trans, ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Lāhore: Ḍiyāʾ āl Qūrān Publications, 2006), 208,209.

[39] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم ظفر اقبال کلیار، علومِ قرآن (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، جون 2006ء)، ص149۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān FY ʿūlūwm āl Qūrā◌n, Ẓafar Iqbāl Kūlyār, Trans, ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Lāhore: Ḍiyāʾ āl Qūrān Publications, 2006), 149.

[40] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم ظفر اقبال کلیار، علومِ قرآن (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، جون 2006ء)، ص72,73۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān FY ʿūlūwm āl Qūrā◌n, Ẓafar Iqbāl Kūlyār, trans,ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Lāhore: Ḍiyāʾ āl Qūrān Publications, 2006), 72,73-

[41] النمل: 27:16۔

Namal 16: 27-

[42] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط 2، 1981ء)، ص 175؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دار الارشاد للطباعت والنشر والتوزیع، ط 1970ء)، ص 197۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Pišāwar: āl Maktabaï āl Ḥaqāniyyaï, ad 2, 1981), 175; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Berūwt: Dār āl Išāʿat liṭabāʿt wa āl Našar wa āl Tawzyʿ, ad 1, 1970), 197-

[43] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم ظفر اقبال کلیار، علومِ قرآن (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، جون 2006ء)، ص 266، 265۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, Ẓafar Iqbāl Kūlyār, trans,ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Lāhore: Ḍiyāʾ āl Qūrān Publications, 2006), 265,266-

[44] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط 2، 1981ء)، ص 136۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Pišāwar: āl Maktabaï āl Ḥaqāniyyaï, ad 2, 1981), 136-

[45] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم ظفر اقبال کلیار، علومِ قرآن (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، جون 2006ء)، ص 204، 205۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, Ẓafar Iqbāl Kūlyār, trans,ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Lāhore: Ḍiyāʾ āl Qūrān Publications, 2006), 204, 205.

[46] یہ اہلِ تشیع کا ایک فرقہ ہے جن کا یہ گمان ہے کہ حضرت علیؓ بادلوں میں ہیں اور بجلی کی کڑک کی تفسیر وہ یوں کرتے ہیں کہ یہ حضرت علیؓ کی آواز ہے اور (آسمانی) بجلی دراصل حضرت علیؓ کے کوڑے کی چمک ہے یا ان کی مسکراہٹ ہے اور جب ان میں سے کوئی بجلی کی کڑک کی آواز سنتا ہے تو کہتا ہے کہ "آپ ﷺ پر سلام ہو، اے امیر المومنین"۔

محمد آصف نسیم جھنگ شہری، نسیم البیان (لاہور: المیزان ناشران وتاجرانِ کتب، 2005ء)، ص 560.

Mūḥammad Āṣif Nasiym Ğhang Šihry, Nasiym āl Bayān (Lāhore: āl Faiyṣal Nāširān wa Tājirn Kūtūb, 2005),560.

[47] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط 2، 1981ء)، ص 180-182؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم ظفر اقبال کلیار، علوم قرآن (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، جون 2006ء)، ص 272، 273۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Pišāwar: āl Maktabaï āl Ḥaqāniyyaï, ad 2, 1981), 180-182; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, Ẓafar Iqbāl Kūlyār, trans,ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Lāhore: Ḍiyāʾ āl Qūrān Publications, 2006), 272,273-

[48] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم ظفر اقبال کلیار، علومِ قرآن (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، جون 2006ء)، ص 265، 189۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, Ẓafar Iqbāl Kūlyār, trans,ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n (Lāhore: Ḍiyāʾ āl Qūrān Publications, 2006), 189, 265-

49 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط2، 1981ء)، ص180-182؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دار الارشاد للطباعت والنشر والتوزیع، ط1، 1970ء)، ص202-204۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n (Pišāwar: āl Maktabaẗ āl Ḥaqāniyyaẗ, ad 2, 1981), 180-182; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n (Berūwt: Dār āl Išāʿat liṭabāʿt wa āl Našar wa āl Tawzyʿ, ad 1, 1970), 202-204-

50 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا سیف الدین (کراچی: دار الاشاعت، جولائی 2010ء)، ص252۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, Translated by Maūwlānā Sayfūd Diyn (Karāchi: Dār āl Išāʿat, July 2010), 252-

51 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط 2، 1981ء)، ص 184؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دار الارشاد للطباعت والنشر والتوزیع، ط1، 1970ء)، ص 206۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n (Pišāwar: āl Maktabaẗ āl Ḥaqāniyyaẗ, ad 2, 1981), 184; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n (Berūwt: Dār āl Išāʿat liṭabāʿt wa āl Našar wa āl Tawzyʿ, ad 1, 1970), 206-

52 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا سیف الدین (کراچی: دار الاشاعت، جولائی 2010ء)، ص252۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, Translated by Maūwlānā Sayfūd Diyn (Karāchi: Dār āl Išāʿat, July 2010), 254-

53 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا سیف الدین (کراچی: دار الاشاعت، جولائی 2010ء)، ص236-239.

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, Translated by Maūwlānā Sayfūd Diyn (Karāchi: Dār āl Išāʿat, July 2010), 236- 239.

54 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دار الارشاد للطباعت والنشر والتوزیع، ط1، 1970ء)، ص233-271۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n (Berūwt: Dār āl Išāʿat liṭabāʿt wa āl Našar wa āl Tawzyʿ, ad 1, 1970), 233-271-

55 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا سیف الدین (کراچی: دار الاشاعت، جولائی 2010ء)، ص 217-281۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, Translated by Maūwlānā Sayfūd Diyn (Karāchi: Dār āl Išāʿat, July 2010), 217-281-

56 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا سیف الدین (کراچی: دار الاشاعت، جولائی 2010ء)، ص 183, 188, 235, 249, 279, 282۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, Translated by Maūwlānā Sayfūd Diyn (Karāchi: Dār āl Išāʿat, July 2010), 183, 188, 235, 249, 279, 281-

57 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط2، 1981ء).

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n (Pišāwar: āl Maktabaẗ āl Ḥaqāniyyaẗ, ad 2, 1981).

[58] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)، ص30.

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūrʾān kā Bayān (Lāhore: Maktabaẗ Āʿlā Ḥaḍrat, June 2016), 30.

[59] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)، ص 133۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūrʾān kā Bayān (Lāhore: Maktabaẗ Āʿlā Ḥaḍrat, June 2016), 133.

[60] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)، ص162۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūrʾān kā Bayān (Lāhore: Maktabaẗ Āʿlā Ḥaḍrat, June 2016), 162-

[61] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)، ص183۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūrʾān kā Bayān (Lāhore: Maktabaẗ Āʿlā Ḥaḍrat, June 2016), 183-

[62] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)، ص197۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūrʾān kā Bayān (Lāhore: Maktabaẗ Āʿlā Ḥaḍrat, June 2016), 197-

[63] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)، ص112۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūrʾān kā Bayān (Lāhore: Maktabaẗ Āʿlā Ḥaḍrat, June 2016), 112-

64 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)، ص 16-

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūrʾān kā Bayān (Lāhore: Maktabaī Āʿlā Ḥadrat, June 2016), 16-

65 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)، ص44-

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūrʾān kā Bayān (Lāhore: Maktabaī Āʿlā Ḥadrat, June 2016), 44-

66 التوبہ 9:113-

āl Tawbaī 9: 113-

67 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط 2، 1981ء)، ص 26, 27؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دار الارشاد للطباعت والنشر والتوزیع، ط1 1970ء)، ص32, 33-

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Pišāwar: āl Maktabaī āl Ḥaqāniyyaī, ad 2, 1981), 26, 27; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Berūwt: Dār āl Išāʿat liṭabāʿt wa āl Našar wa āl Tawzyʿ, ad 1, 1970), 32,33-

68 السیوطي، عبد الرحمن بن أبي بکر، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن- المحققمحمد أبو الفضل إبراهيم (مصر: الهيئة المصرية العامة للكتاب، 1974ء)1/117-

āl Sayūwṭy, ʿAbdūl Raḥmān bin Ābi Bakr, āl Itqān fy Ulūwm āl Qūrʾān, edited by Mūhammad Ābūw āl Faḍal Ibrhiym (Egypt: āl Haiʾaī āl Miṣriyyaī āl ʿĀmaī lil Kitāb, 1974), 117/4-

69 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)، ص44-

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūrʾān kā Bayān (Lāhore: Maktabaī Āʿlā Ḥadrat, June 2016), 44-

70 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)، ص 57-

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūrʾān kā Bayān (Lāhore: Maktabaī Āʿlā Ḥadrat, June 2016), 57-

71 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)، ص 70-

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌ِn, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūrʾān kā Bayān (Lāhore: Maktabaẗ Āʿlā Ḥaḍrat, June 2016), 70-

[72] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)، ص68۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌ِn, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūrʾān kā Bayān (Lāhore: Maktabaẗ Āʿlā Ḥaḍrat, June 2016), 68-

[73] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)، ص65۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌ِn, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūrʾān kā Bayān (Lāhore: Maktabaẗ Āʿlā Ḥaḍrat, June 2016), 65-

[74] محمد علی الصابونی۔ التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط2، 1981ء)، ص75-76

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌ِn, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūrʾān kā Bayān (Lāhore: Maktabaẗ Āʿlā Ḥaḍrat, June 2016), 75, 76-

[75] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مفتی محمد صدیق ہزاروی، علوم قرآن کا بیان (لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت، جون 2016ء)، ص78, 103, 114, 140۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌ِn, trans, Mūfty Mūhammad Ṣiddiyq Hazārvy, Ulūwm āl Qūrʾān kā Bayān (Lāhore: Maktabaẗ Āʿlā Ḥaḍrat, June 2016), 78, 103, 114, 140-

[76] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، ط1، 2010ء)۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌ِn (Karāchi: Maktabaẗ āl Būšrā, ad 1, 2010)-

[77] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، ص111۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌ِn, translated by Maūwlānā Mūhammad Saǧǧād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 111-

[78] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، ص31۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌ِn, translated by Maūwlānā Mūhammad Saǧǧād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 31-

[79] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، ط1، 2010ء)، 38-41؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجمولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، ص 24, 64-71۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌ِn (Karāchi: Maktabaẗ āl Būšrā, ad 1, 2010), 38-41; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌ِn, translated by Maūwlānā Mūhammad Saǧǧād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 24, 64-71-

[80] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، ص 51 ۔
Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā̈n, translated by Maūwlānā Mūhammad Sağğād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 51-

[81] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، ص119.
Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā̈n, translated by Maūwlānā Mūhammad Sağğād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 119.

[82] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، ص116, 119.
Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā̈n, translated by Maūwlānā Mūhammad Sağğād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 116, 119.

[83] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، ص 30, 59, 101, 120.
Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā̈n, translated by Maūwlānā Mūhammad Sağğād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 30, 59, 101, 120.

[84] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، ط 1، 2010ء)، 25, 54, 193؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، ص 42, 64, 71۔
Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā̈n (Karāchi: Maktabaẗ āl Būšrā, ad 1, 2010), 25, 54, 193; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā̈n, translated by Maūwlānā Mūhammad Sağğād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 42, 64, 71-

[85] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، ط1، 2010ء)، ص 226.
Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā̈n (Karāchi: Maktabaẗ āl Būšrā, ad 1, 2010),226.

[86] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، ص 379۔
Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā̈n, translated by Maūwlānā Mūhammad Sağğād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 379-

[87] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، ص286۔
Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā̈n, translated by Maūwlānā Mūhammad Sağğād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 286-

[88] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، ص291۔
Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā̈n, translated by Maūwlānā Mūhammad Sağğād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 291-

[89] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجمولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، ص 307۔
Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā̈n, translated by Maūwlānā Mūhammad Sağğād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 307-

[90] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، ط1، 2010ء)، ص 11.

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Karāchi: Maktabaẗ āl Būšrā, ad 1, 2010), 11.

[91] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، ص 17۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, translated by Maūwlānā Mūhammad Sağğād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 307-

[92] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، ص 77۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, translated by Maūwlānā Mūhammad Sağğād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 77-

[93] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، 111۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, translated by Maūwlānā Mūhammad Sağğād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 111-

[94] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، ط1، 2010ء)، ص 223 ۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Karāchi: Maktabaẗ āl Būšrā, ad 1, 2010),223-

[95] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، ص 374.

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, translated by Maūwlānā Mūhammad Sağğād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 374.

[96] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، ط1، 2010ء)، ص 82 .

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Karāchi: Maktabaẗ āl Būšrā, ad 1, 2010),82.

[97] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، ص 141 ۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, translated by Maūwlānā Mūhammad Sağğād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 141-

[98] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، ط 1، 2010ء)، ص82؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، ص141 .

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Karāchi: Maktabaẗ āl Būšrā, ad 1, 2010), 82; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, translated by Maūwlānā Mūhammad Sağğād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 141.

[99] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، ط1، 2010ء)، ص16۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Karāchi: Maktabaẗ āl Būšrā, ad 1, 2010), 16-

[100] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم مولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، ص 26 ۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, translated by Maūwlānā Mūhammad Sağğād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 26-

[101] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجمولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، ص 180, 185, 302, 322, 26, 37, 41, 107, 142۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, ā l Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, translated by Maūwlānā Mūhammad Saǧǧād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 26, 37, 41, 107, 142, 180, 185, 302, 322.

[102] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجمولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، ص375 .

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, translated by Maūwlānā Mūhammad Saǧǧād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 375.

[103] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجمولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، ص 83, 93, 283 ۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, translated by Maūwlānā Mūhammad Saǧǧād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 83, 93, 283-

[104] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالارشاد للطباعت والنشر والتوزیع، ط1، 1970ء)، ص 259

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Berūwt: Dār āl Isāʿat liṭabāʿt wa āl Našar wa āl Tawzyʿ, ad 1, 1970), 259-

[105] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط2، 1981ء)، ص 129؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالارشاد للطباعت والنشر والتوزیع، ط1، 1970ء)، ص 133۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Pišāwar: āl Maktabaẗ āl Ḥaqāniyyaẗ, ad 2, 1981), 129; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Berūwt: Dār āl Isāʿat liṭabāʿt wa āl Našar wa āl Tawzyʿ, ad 1, 1970), 133-

[106] محمد علی الصابونی، التبیان، مترجم اختر فتح پوری (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س۔ن)، ص179.

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, trans Āẖtar Fatīhpūwry, (Lāhore: Maktabaẗ Rahmāniyyah, nd), 179.

[107] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجمولانا محمد سجاد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)، ص 250.

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌n, translated by Maūwlānā Mūhammad Saǧǧād (Lāhore: Maktabaẗ Rahāniyyah, nd), 250.

[108] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط2، 1981ء)، ص 180-182؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالارشاد للطباعت والنشر والتوزیع، ط1، 1970ء)، ص 202-204۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Pišāwar: āl Maktabaẗ āl Ḥaqāniyyaẗ, ad 2, 1981), 180-182; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Berūwt: Dār āl Isāʿat liṭabāʿt wa āl Našar wa āl Tawzyʿ, ad 1, 1970), 202-204-

[109] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالارشاد للطباعت والنشر والتوزیع، ط1، 1970ء)، ص259۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Berūwt: Dār āl Isāʿat liṭabāʿt wa āl Našar wa āl Tawzyʿ, ad 1, 1970), 259-

110 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (پشاور: المکتبۃ الحقانیہ، ط2، 1981ء)، ص 232 .

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌̄n (Pišāwar: āl Maktabaï āl Ḥaqāniyyaï, ad 2, 1981), 232.

111 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم محمد آصف نسیم جھنگ شہری، نسیم البیان (لاہور: المیزان ناشران وتاجران کتب، 2005ء)، ص 270 .

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̄n, translated by Mūḥammad Āṣif Nasiym Ğhang Šihry, Nasiym āl Bayān (Lāhore: āl Faiyṣal Nāširān wa Tājirn Kūtūb, 2005),270.

112 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم محمد آصف نسیم جھنگ شہری، نسیم البیان (لاہور: المیزان ناشران وتاجران کتب، 2005ء)، ص 26, 176 .

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌̄n, translated by Mūḥammad Āṣif Nasiym Ğhang Šihry, Nasiym āl Bayān (Lāhore: āl Faiyṣal Nāširān wa Tājirn Kūtūb, 2005),26, 176.

113 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم محمد آصف نسیم جھنگ شہری، نسیم البیان (لاہور: المیزان ناشران وتاجران کتب، 2005ء)، ص 239 .

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̄n, translated by Mūḥammad Āṣif Nasiym Ğhang Šihry, Nasiym āl Bayān (Lāhore: āl Faiyṣal Nāširān wa Tājirn Kūtūb, 2005),239.

114 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، ط1، 2010ء).

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌̄n (Karāchi: Maktabaï āl Būšrā, ad 1, 2010).

115 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم شیخ ولی خان المظفر، تحریر وحواشی سید عطاء الرحمٰن بخاری، اللمعان شرح التبیان (کراچی: مکتبہ لدھیانوی، طبع 1، جنوری 2013ء)، ص 11-

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̄n,translated by Šaiẖ Wali H̱an āl Mūẓaffar, interpret by Sayyad ʿAṭāʾūllāh Būẖāri, āl Lūʿān Šarḥ āl Tibyn (Karāchi: Maktabaï Lūdhyanvi, ad 1, Jan 2013),11-

116 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم شیخ ولی خان المظفر، تحریر وحواشی سید عطاء الرحمٰن بخاری، اللمعان شرح التبیان (کراچی: مکتبہ لدھیانوی، طبع 1، جنوری 2013ء)، ص 25؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، پاکستان، ط1، 2010ء)، 66.

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̄n,translated by Šaiẖ Wali H̱an āl Mūẓaffar, interpret by Sayyad ʿAṭāʾūllāh Būẖāri, āl Lūʿān Šarḥ āl Tibyn (Karāchi: Maktabaï Lūdhyanvi, ad 1, Jan 2013),25; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̄n (Karāchi: Maktabaï āl Būšrā, ad 1, 2010), 66.

117 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، ط1، 2010ء)، 144۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā○n (Karāchi: Maktabaẗ āl Būšrā, ad 1, 2010), 144-

118 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم شیخ ولی خان المظفر، تحریر و حواشی سید عطاء الرحمٰن بخاری، اللمعان شرح التبیان (کراچی: مکتبہ لدھیانوی، طبع 1، جنوری 2013ء)، ص 226 ۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā○n,translated by Šaiẖ Wali Ḫan āl Mūẓaffar, interpret by Sayyad ʿAṭāʾūllāh Būẖāri, āl Lūʿān Šarḥ āl Tibyn (Karāchi: Maktabaẗ Lūdhyanvi, ad 1, Jan 2013),226-

119 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، ط1، 2010ء)، 128.

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā○n (Karāchi: Maktabaẗ āl Būšrā, ad 1, 2010), 128.

120 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، ط1، 2010ء)، ص70؛ محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم شیخ ولی خان المظفر، تحریر و حواشی سید عطاء الرحمٰن بخاری، اللمعان شرح التبیان (کراچی: مکتبہ لدھیانوی، طبع 1، جنوری 2013ء)، ص131.

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā○n (Karāchi: Maktabaẗ āl Būšrā, ad 1, 2010), 70; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā○n,translated by Šaiẖ Wali Ḫan āl Mūẓaffar, interpret by Sayyad ʿAṭāʾūllāh Būẖāri, āl Lūʿān Šarḥ āl Tibyn (Karāchi: Maktabaẗ Lūdhyanvi, ad 1, Jan 2013),131.

121 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم شیخ ولی خان المظفر، تحریر و حواشی سید عطاء الرحمٰن بخاری، اللمعان شرح التبیان (کراچی: مکتبہ لدھیانوی، طبع 1، جنوری 2013ء)، ص31.

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā○n,translated by Šaiẖ Wali Ḫan āl Mūẓaffar, interpret by Sayyad ʿAṭāʾūllāh Būẖāri, āl Lūʿān Šarḥ āl Tibyn (Karāchi: Maktabaẗ Lūdhyanvi, ad 1, Jan 2013),31.

122 محمد یوسف البنوری، یتیمۃ البیان فی شیء من علوم القرآن (کراچی: مجلس الدعوۃ والتحقیق الاسلامی، 1995ء).

Mūḥammad Yūwsūf āl Banūwri, Yatiymatūl Bayān fy Šayin min Ulūwm āl Qūrʾān (Karāchi: Majlas āl Tahqiyq āl Islāmi, 1995).

123 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم شیخ ولی خان المظفر، تحریر و حواشی سید عطاء الرحمٰن بخاری، اللمعان شرح التبیان (کراچی: مکتبہ لدھیانوی، طبع 1، جنوری 2013ء)، ص223, 224.

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā○n,translated by Šaiẖ Wali Ḫan āl Mūẓaffar, interpret by Sayyad ʿAṭāʾūllāh Būẖāri, āl Lūʿān Šarḥ āl Tibyn (Karāchi: Maktabaẗ Lūdhyanvi, ad 1, Jan 2013),223, 224.

124 محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم شیخ ولی خان المظفر، تحریر و حواشی سید عطاء الرحمٰن بخاری، اللمعان شرح التبیان (کراچی: مکتبہ لدھیانوی، طبع 1، جنوری 2013ء)، ص 225-237.

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n,translated by Šaiẖ Wali H̱an āl Mūẓaffar, interpret by Sayyad ʿAṭāʾūllāh Būẖāri, āl Lūʿān Šarḥ āl Tibyn (Karāchi: Maktabaẗ Lūdhyanvi, ad 1, Jan 2013),225-237.

[125] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم شیخ ولی خان المظفر، تحریر و حواشی سید عطاء الرحمٰن بخاری، اللمعان شرح التبیان (کراچی: مکتبہ لدھیانوی، طبع 1، جنوری 2013ء)، ص 190-210.

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n,translated by Šaiẖ Wali H̱an āl Mūẓaffar, interpret by Sayyad ʿAṭāʾūllāh Būẖāri, āl Lūʿān Šarḥ āl Tibyn (Karāchi: Maktabaẗ Lūdhyanvi, ad 1, Jan 2013), 190-210.

[126] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم شیخ ولی خان المظفر، تحریر و حواشی سید عطاء الرحمٰن بخاری، اللمعان شرح التبیان (کراچی: مکتبہ لدھیانوی، طبع 1، جنوری 2013ء)، ص 219.

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n,translated by Šaiẖ Wali H̱an āl Mūẓaffar, interpret by Sayyad ʿAṭāʾūllāh Būẖāri, āl Lūʿān Šarḥ āl Tibyn (Karāchi: Maktabaẗ Lūdhyanvi, ad 1, Jan 2013), 219.

[127] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم شیخ ولی خان المظفر، تحریر و حواشی سید عطاء الرحمٰن بخاری، اللمعان شرح التبیان (کراچی: مکتبہ لدھیانوی، طبع 1، جنوری 2013ء)، ص 223 .

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n,translated by Šaiẖ Wali H̱an āl Mūẓaffar, interpret by Sayyad ʿAṭāʾūllāh Būẖāri, āl Lūʿān Šarḥ āl Tibyn (Karāchi: Maktabaẗ Lūdhyanvi, ad 1, Jan 2013), 223.

[128] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، مترجم شیخ ولی خان المظفر، تحریر و حواشی سید عطاء الرحمٰن بخاری، اللمعان شرح التبیان (کراچی: مکتبہ لدھیانوی، طبع 1، جنوری 2013ء)، ص 212, 220, 227, 236.

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n,translated by Šaiẖ Wali H̱an āl Mūẓaffar, interpret by Sayyad ʿAṭāʾūllāh Būẖāri, āl Lūʿān Šarḥ āl Tibyn (Karāchi: Maktabaẗ Lūdhyanvi, ad 1, Jan 2013), 212, 220, 227, 236.

[129] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، ط1، 2010ء)۔

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān FY ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n (Karāchi: Maktabaẗ āl Būšrā, ad 1, 2010).

[130] محمد ابو اسامہ زید، البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، نومبر 2016ء)، ص136.

Mūhammad Abū Usāmah Zayd, āl Būnyān Šarḥ āl Tibyan fy Ulūwm āl Qūrʾān (Lāhore: Maktabaẗ Rašiydiyyah Ḥabybiyyah, 2016), 136.

[131] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، ط 1، 2010ء)، ص 8

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌̈n (Karāchi: Maktabaẗ āl Būšrā, ad 1, 2010), 8.

[132] محمد ابو اسامہ زید، البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، نومبر 2016ء)، ص9.

Mūhammad Abū Usāmah Zayd, āl Būnyān Šarḥ āl Tibyan fy Ulūwm āl Qūr᾿ān (Lāhore: Maktabaẗ Rašiydiyyah Ḥabybiyyah, 2016), 9.

[133] محمد ابو اسامہ زید، البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، نومبر 2016ء)، ص 233.

Mūhammad Abū Usāmah Zayd, āl Būnyān Šarḥ āl Tibyan fy Ulūwm āl Qūr᾿ān (Lāhore: Maktabaẗ Rašiydiyyah Ḥabybiyyah, 2016), 233.

[134] محمد ابو اسامہ زید، البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، نومبر 2016ء)، ص 397.

Mūhammad Abū Usāmah Zayd, āl Būnyān Šarḥ āl Tibyan fy Ulūwm āl Qūr᾿ān (Lāhore: Maktabaẗ Rašiydiyyah Ḥabybiyyah, 2016), 397.

[135] محمد ابو اسامہ زید، البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، نومبر 2016ء)، ص 397.

Mūhammad Abū Usāmah Zayd, āl Būnyān Šarḥ āl Tibyan fy Ulūwm āl Qūr᾿ān (Lāhore: Maktabaẗ Rašiydiyyah Ḥabybiyyah, 2016), 397.

[136] محمد ابو اسامہ زید، البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، نومبر 2016ء)، ص 260-293 .

Mūhammad Abū Usāmah Zayd, āl Būnyān Šarḥ āl Tibyan fy Ulūwm āl Qūr᾿ān (Lāhore: Maktabaẗ Rašiydiyyah Ḥabybiyyah, 2016), 260-293.

[137] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، ط1، 2010ء)، ص100-142.

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā͏̈n (Karāchi: Maktabaẗ āl Būšrā, ad 1, 2010), 100-142.

[138] محمد ابو اسامہ زید، البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، نومبر 2016ء)، ص 145-159 .

Mūhammad Abū Usāmah Zayd, āl Būnyān Šarḥ āl Tibyan fy Ulūwm āl Qūr᾿ān (Lāhore: Maktabaẗ Rašiydiyyah Ḥabybiyyah, 2016), 145-159.

[139] محمد ابو اسامہ زید، البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، نومبر 2016ء)، ص135-137 .

Mūhammad Abū Usāmah Zayd, āl Būnyān Šarḥ āl Tibyan fy Ulūwm āl Qūr᾿ān (Lāhore: Maktabaẗ Rašiydiyyah Ḥabybiyyah, 2016), 135-137.

[140] محمد ابو اسامہ زید، البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، نومبر 2016ء)، ص27, 28.

Mūhammad Abū Usāmah Zayd, āl Būnyān Šarḥ āl Tibyan fy Ulūwm āl Qūr᾿ān (Lāhore: Maktabaẗ Rašiydiyyah Ḥabybiyyah, 2016), 27, 28.

[141] محمد ابو اسامہ زید، البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، نومبر 2016ء)، ص 99.

Mūhammad Abū Usāmah Zayd, āl Būnyān Šarḥ āl Tibyan fy Ulūwm āl Qūr᾿ān (Lāhore: Maktabaẗ Rašiydiyyah Ḥabybiyyah, 2016), 99.

[142] محمد ابو اسامہ زید، البنیان شرح التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، نومبر 2016ء)، ص24, 129, 262.

Mūhammad Abū Usāmah Zayd, āl Būnyān Šarḥ āl Tibyan fy Ulūwm āl Qūr᾿ān (Lāhore: Maktabaẗ Rašiydiyyah Ḥabybiyyah, 2016), 24, 129, 262.

[143] مفتی عبدالمتین، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی، ط1، 2013ء)، ص17-18.

Mūfti Abdūl Matiyn, Ḫūlāṣah āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūrʾān (Karāchi: Maktabah Umar Fārūq, Šāhfayṣal Colony, ad 1, 2013), 17,18.

[144] مفتی عبدالمتین، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی، ط1، 2013ء)، ص 90.

Mūfti Abdūl Matiyn, Ḫūlāṣah āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūrʾān (Karāchi: Maktabah Umar Fārūq, Šāhfayṣal Colony, ad 1, 2013), 90.

[145] مفتی عبدالمتین، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی، ط1، 2013ء)، ص 72.

Mūfti Abdūl Matiyn, Ḫūlāṣah āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūrʾān (Karāchi: Maktabah Umar Fārūq, Šāhfayṣal Colony, ad 1, 2013), 72.

[146] مفتی عبدالمتین، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی، ط1، 2013ء)، ص18.

Mūfti Abdūl Matiyn, Ḫūlāṣah āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūrʾān (Karāchi: Maktabah Umar Fārūq, Šāhfayṣal Colony, ad 1, 2013), 18.

[147] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالارشاد للطباعت والنشر والتوزیع، ط 1 1970ء)، ص 101 ,102 ؛ مفتی عبدالمتین، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی، ط1، 2013ء)، ص 85-156.

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Pišāwar: āl Maktabaẗ āl Ḥaqāniyyaẗ, ad 2, 1981), 101, 102; Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyān fy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Berūwt: Dār āl Išāʿat liṭabāʿt wa āl Našar wa āl Tawzyʿ, ad 1, 1970), 85-156.

[148] مفتی عبدالمتین، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی، ط1، 2013ء)، ص ,56 ,57 ,64 ,161. 53, 52, 49, 7

Mūfti Abdūl Matiyn, Ḫūlāṣah āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūrʾān (Karāchi: Maktabah Umar Fārūq, Šāhfayṣal Colony, ad 1, 2013), 7, 49, 52, 53, 56, 57, 64, 161.

[149] مفتی عبدالمتین، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی، ط1، 2013ء)، ص 58 ,72 ,98 ,99.

Mūfti Abdūl Matiyn, Ḫūlāṣah āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūrʾān (Karāchi: Maktabah Umar Fārūq, Šāhfayṣal Colony, ad 1, 2013), 58, 72, 98, 99.

[150] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، ط1، 2010ء).

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā◌n (Karāchi: Maktabaẗ āl Būšrā, ad 1, 2010).

[151] مفتی عبدالمتین، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (کراچی: مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی، ط1، 2013ء)، ص 259.

Mūfti Abdūl Matiyn, Ḫūlāṣah āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūrʾān (Karāchi: Maktabah Umar Fārūq, Šāhfayṣal Colony, ad 1, 2013), 259.

موصوف نے اصل عربی نسخہ کی ترتیب کے مطابق ''تفسیر و مفسرین'' اور ''تابعین مفسرین'' کی ابحاث کو یکے بعد دیگرے بیان کیا ہے۔ لیکن اس ضمن میں فرق یہ ہے کہ علامہ صابونی کے پہلے نسخے کے برعکس اس میں پہلی فصل کو دوسری فصل کے ساتھ ہی ملحق کر دیا ہے۔اس کے بعد

''اعجاز القرآن''اور''معجزات القرآن العلمیۃ''کی فصول بھی اسی عربی نسخے کی ترتیب کے مطابق ہیں۔''قرآن مجید کا سات حروف پر اترنا اور مشہور قراء تیں''کے نام سے یہ بحث بھی اصل عربی متن یعنی''التبیان''کی پہلی طباعت کے موافق آخر میں درج ہے۔

[152] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت: دارالأرشاد للطباعت والنشر والتوزیع، ط1 1970ء).

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā̈n (Berūwt: Dār āl Išāʿat liṭabāʿt wa āl Našar wa āl Tawzyʿ, ad 1, 1970), 85-156.

[153] البقرہ 179:2.

āl Baqaraẗ 2: 179.

[154] مولانا عبید الرحمٰن، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س ن)، ص153.

Maūlānā Ubaydūl Rahmān, Ḫūlāṣaẗ āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūrʾān (Lāhore: Maktabah Rahmāniyah, nd), 153.

[155] مولانا عبید الرحمٰن، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س ن)، ص153.

Maūlānā Ubaydūl Rahmān, Ḫūlāṣaẗ āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūrʾān (Lāhore: Maktabah Rahmāniyah, nd), 153.

[156] ابراهیم 32:14.

Ibrāhiym 14: 32.

[157] مولانا عبید الرحمٰن، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س ن)، ص150.

Maūlānā Ubaydūl Rahmān, Ḫūlāṣaẗ āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūrʾān (Lāhore: Maktabah Rahmāniyah, nd), 150.

[158] محمد علی الصابونی، التبیان فی علوم القرآن (بیروت:دارالأرشادللطباعت والنشر والتوزیع، ط 1 1970ء)،ص 13.

Mūaḥmmad ʿAli āl Ṣābūwny, āl Tibyānfy ʿūlūwm āl Qūrā̈n (Berūwt: Dār āl Išāʿat liṭabāʿt wa āl Našar wa āl Tawzyʿ, ad 1, 1970), 13.

[159] مولانا عبید الرحمٰن، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س ن)، ص 24.

Maūlānā Ubaydūl Rahmān, Ḫūlāṣaẗ āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūrʾān (Lāhore: Maktabah Rahmāniyah, nd), 24.

[160] مولانا عبید الرحمٰن، خلاصہ التبیان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س ن)، ص 62, 115, 142, 148, 163, 188.

Maūlānā Ubaydūl Rahmān, Ḫūlāṣaẗ āl Tibyān fy Ulūwm āl Qūrʾān (Lāhore: Maktabah Rahmāniyah, nd), 62, 115, 142, 148, 163, 188.